قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡهِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (آل عمران 74)

روزنامہ

# الفضل
لندن

مدیر۔ ابو سعید

Online Edition

بدھ 31/ اگست 2022ء | 3/ صفر 1444 ہجری قمری | 31/ ظہور 1401 ہجری شمسی | جلد:4 | شمارہ:184

## ارشاد باری تعالیٰ

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا ادۡخُلُوۡا فِی السِّلۡمِ کَآفَّةً ۪ وَلَا تَتَّبِعُوۡا خُطُوٰتِ الشَّیۡطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَکُمۡ عَدُوٌّ مُّبِیۡنٌ ﴿۲۰۹﴾

(البقرہ:209)

ترجمہ: اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! تم سب کے سب اطاعت (کے دائرہ) میں داخل ہو جاؤ اور شیطان کے قدموں کے پیچھے نہ چلو۔ یقیناً وہ تمہارا کھلا کھلا دشمن ہے۔

## فرمان خلیفہ وقت

ہمیشہ ذہن میں رکھنا چاہئے کہ برکت ہمیشہ نظام جماعت کی اطاعت اور اس کے ساتھ وابستہ رہنے میں ہی ہے۔ اس لئے اگر کبھی کسی کے خلاف غلط فیصلہ ہو جاتا ہے، تو جیسا کہ میں نے پہلے کہا ہے کہ، صبر کا مظاہرہ کرنا چاہئے، بے صبری کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہئے۔ ہر ایک کی اپنی سمجھ ہے۔ قضاء نے اگر کوئی فیصلہ کیا ہے اور ایک فریق کے مطابق وہ صحیح نہیں ہے پھر بھی اس پر عمل درآمد کروانا چاہئے اور دعا کریں کہ قاضیوں کو اللہ تعالیٰ صحیح فیصلے کی توفیق دے۔ قاضیوں کو بھی غلطی لگ سکتی ہے لیکن ہر حالت میں اطاعت مقدم ہے۔بعض لوگ اتنے جذباتی ہوتے ہیں کہ بعض فیصلوں کی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت سے منسوب ہونے سے ہی انکاری ہو جاتے ہیں۔ تو یہ بدنصیبی ہے، جیسا کہ میں نے پہلے کہا کہ، اپنے آپ کو آگ میں ڈال رہے ہوتے ہیں۔ دنیا کے چند سکّوں کے عوض اپنا ایمان ضائع کر رہے ہوتے ہیں۔ جماعت میں تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شامل ہوئے ہیں، کسی عہدیدار کی جماعت میں تو شامل نہیں ہوئے کہ اس کی غلطی کی وجہ سے اپنا ایمان ہی ختم کر لیں۔ بہرحال عہدیداروں کو بھی احتیاط کرنی چاہئے اور کسی کمزور ایمان والے کے لئے ٹھوکر کا باعث نہیں بننا چاہئے۔

حدیث میں آیا ہے کہ عہدیدار بھی پوچھے جائیں گے اگر صحیح طرح سے وہ اپنے فرائض ادا نہیں کر رہے، انصاف کے تقاضے پورے نہیں کر رہے۔ حدیث میں تو ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کے لئے جن کے سپرد کام ہوں اور وہ پوری ذمہ داری سے کام نہیں کر رہے ان کے لئے جنت حرام کر دیتا ہے۔ تو عہدیداران کے لئے تو یہ بہت بڑا انذار ہے تو جب خدا تعالیٰ خود ہی حساب لے رہا ہے تو پھر متأثرہ فریق کو کیا فکر ہے۔ آپ نیکی پر قائم رہیں تو دنیاوی نقصان بھی خدا تعالیٰ پورا فرما دے گا۔

(خطبہ جمعہ 27/ اگست 2004ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

## اس شمارہ میں

- تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو (منظوم)
- احکام خداوندی
- دُعا، ربوبیت اور عبودیت کا ایک کامل رشتہ ہے (مسیح موعودؑ)
- تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جا سکتا ہے
- تلخیص صحیح بخاری سوالاً و جواباً
- سو سال قبل کا الفضل

## فرمانِ رسولؐ

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا: سنو اور اطاعت کرو، خواہ تم پر ایسا حبشی غلام (حاکم بنا دیا جائے) جس کا سر منقہ کی طرح (چھوٹا) ہو۔

(صحیح بخاری، کتاب الاحکام، باب السمع والطاعة للامام مالم تكن معصية)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے حاکم سے ناپسندیدہ بات دیکھے تو وہ صبر کرے کیونکہ جو نظام سے بالشت بھر جدا ہوا اور اس حالت میں فوت ہوگیا تو اس کی موت جاہلیت کی موت ہو گی۔

(صحیح مسلم، کتاب الامارة، باب وجوب ملازمة جماعة المسلمين عند ظهور الفتن وتحذير الدعاة الى الكفر)

## حضرت سلطان القلمؑ کے رشحات قلم

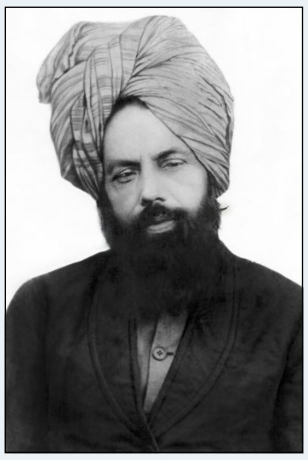

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

- اے ایمان والو! خدا کی راہ میں اپنی گردن ڈال۔ دو اور شیطانی راہوں کو اختیار مت کرو کہ شیطان تمہارا دشمن ہے۔ اس جگہ شیطان سے مراد وہی لوگ ہیں جو بدی کی تعلیم دیتے ہیں۔

(براہین احمدیہ حصہ پنجم، روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 416)

- ہماری جماعت میں وہی داخل ہوتا ہے جو ہماری تعلیم کو اپنا دستور العمل قرار دیتا ہے اور اپنی ہمت اور کوشش کے موافق اس پر عمل کرتا ہے۔ لیکن جو محض نام رکھا کر تعلیم کے موافق عمل نہیں کرتا۔ وہ یاد رکھے کہ خدا تعالیٰ نے اس جماعت کو ایک خاص جماعت بنانے کا ارادہ کیا ہے اور کوئی آدمی جو دراصل جماعت میں نہیں ہے۔ محض نام لکھانے سے جماعت میں نہیں رہ سکتا۔ اس پر کوئی نہ کوئی وقت ایسا آجائے گا کہ وہ الگ ہوجائے گا۔ اس لئے جہاں تک ہو سکے اپنے اعمال کو اس تعلیم کے ماتحت کرو جو دی جاتی ہے۔ اعمال پروں کی طرح ہیں۔ بغیر اعمال کے انسان روحانی مدارج کے لئے پرواز نہیں کرسکتا۔ اور ان اعلیٰ مقاصد کو حاصل نہیں کرسکتا جو ان کے نیچے اللہ تعالیٰ نے رکھے ہیں۔ پرندوں میں فہم ہوتا ہے۔ اگر وہ اس فہم سے کام نہ لیں تو جو کام ان سے ہوتے ہیں نہ ہوسکیں ... پس پہلے ضروری ہے کہ آدمی اپنے فہم سے کام لے اور سوچے کہ جو کام میں کرنے لگا ہوں یہ اللہ تعالیٰ کے احکام کے نیچے اور اس کی رضا کے لئے ہے یا نہیں۔ جب یہ دیکھ لے اور فہم سے کام لے تو پھر ہاتھوں سے کام لینا ضروری ہوتا ہے سستی اور غفلت نہ کرے۔

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 439-440 ایڈیشن 1984ء)

- کیا اطاعت ایک سہل امر ہے جو شخص پورے طور پر اطاعت نہیں کرتا وہ اس سلسلہ کو بدنام کرتا ہے۔ حکم ایک نہیں ہوتا بلکہ حکم تو بہت ہیں۔ جس طرح بہشت کے کئی دروازے ہیں کہ کوئی کسی سے داخل ہوتا ہے اور کوئی کسی سے داخل ہوتا ہے، اسی طرح دوزخ کے کئی دروازے ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ تم ایک دروازہ تو دوزخ کا بند کرو اور دوسرا کھلا رکھو۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 411 ایڈیشن 1988ء)

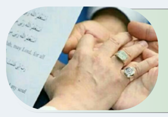

## دربارِ خلافت

# دین کو دنیا پر مقدم کرنا اور عقدِ اخوت

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

پھر ایک اور مثال پیش کرتا ہوں جو دین کو دنیا پر مقدم کرنا بھی ہے اور عقدِ اخوت کا اظہار بھی ہے۔

فرانس سے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ ایک نو مبائع عبدالعزیز صاحب پچھلے تین چار ماہ سے ملازمت کی تلاش میں تھے۔ اسی دوران جب ان کو بتایا گیا کہ ماہِ جون کے آخر میں جلسہ سالانہ جرمنی منعقد ہوگا جس میں بتایا کہ خلیفۃ المسیح نے بھی شامل ہونا ہے تو کہنے لگے کہ وہ ہر قیمت پر اس جلسہ میں شامل ہوں گے اور اُن کی بڑی خواہش ہے کہ خلیفۃ المسیح سے ملاقات ہو۔ بہر حال کہتے ہیں 2/جون کو جب ان سے جرمنی جانے کے لئے دوبارہ رابطہ کیا گیا تو انہوں نے بتایا کہ آج ہی ایک ملازمت ملی ہے۔ اگر وہ شروع ہی میں چار غیر حاضریاں کریں گے تو اس بات کا غالب امکان ہے کہ ان کو نوکری سے فوری جواب مل جائے گا۔ اب یہ نو مبائع ہیں اور حالات جو دنیا کے آجکل ہیں، خاص طور پر یورپ میں، وہ ایسے ہیں کہ نوکری مشکل سے ملتی ہے۔ لاکھوں لوگ بے روزگار ہیں لیکن اس کے باوجود انہوں نے کہا کہ وہ ہر حال میں جلسہ سالانہ پر جائیں گے۔ اگر نوکری جاتی ہے تو جائے، مَیں تو خلیفۃ المسیح سے ملاقات کے لئے ضرور جاؤں گا۔ الحمد للہ انہوں نے جلسہ میں شرکت کی اور پھر جو دستی بیعت تھی اُس میں بھی شامل ہوئے۔

پھر مالی سے ہمارے مبلغ لکھتے ہیں کہ ہماری ریجن کے ایک نومبائع آدم کلو بالی صاحب ایک کمپنی میں ملازم ہیں۔ ایک دن انہیں خدام الاحمدیہ کی میٹنگ کے لئے بلایا گیا۔ عین اُسی وقت اُن کی کمپنی کی بھی بہت اہم میٹنگ تھی اور اس میٹنگ کی نوعیت اس قسم کی تھی کہ اگر وہ اس میں شامل نہ ہوتے تو نوکری سے بھی نکالا جا سکتا تھا مگر وہ اس کی پرواہ کئے بغیر جماعتی میٹنگ میں شامل ہوئے اور جماعتی میٹنگ کے اختتام پر جب وہ کمپنی کی میٹنگ کیلئے گئے تو اُس وقت بہت دیر ہو چکی تھی اور یہی گمان تھا کہ کمپنی کا مالک بہت سخت ناراض ہوگا۔ مگر دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے اس خادم احمدیت پر بجائے ناراض ہونے کے اُن کا مالک اُن کے کام سے بہت خوش ہوا اور انعام کے طور پر اُن کو ایک موٹر سائیکل بھی دی۔ اس نومبائع کا اس بات پر پختہ ایمان ہے کہ یہ انعام انہیں احمدیت کی برکت کی وجہ سے ملا ہے۔ پس ان کا اخلاص ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا انہوں نے عہد نبھایا اور اللہ تعالیٰ نے بھی پھر ان کو نوازا۔

یہاں بھی مجھے جلسہ پر بعض لوگ ملے ہیں ایک دو کو تو میں جانتا ہوں جو فجی کے تھے۔ نئی نئی نوکریاں تھی لیکن چھوڑ کے آگئے اور جلسہ میں شامل ہوئے لیکن بہت سے ایسے بھی یہاں ہیں جنہوں نے اپنے کاموں کی وجہ سے یا کسی وجہ سے، حالانکہ نوکری کا مسئلہ نہیں تھا، جلسہ میں شمولیت اختیار نہیں کی۔ جبکہ اُن کو چاہئے تھا کہ جلسہ میں ضرور شامل ہوتے۔

پھر ایک دور دراز ملک کے رہنے والے کے اخلاص کی ایک اور مثال دیکھیں کہ دین کا علم حاصل کرنے کی اُن میں کیا تڑپ تھی؟ پھر اللہ تعالیٰ نے اُن پر کیسا فضل فرمایا۔ آئیوری کوسٹ سے عمر سنگارے صاحب ہیں، کہتے ہیں کہ احمدی ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ نے مجھے قبولیتِ دعا اور امام مہدی علیہ السلام کی صداقت کے بہت سے نشانات دکھائے اور ہر روز دکھا رہا ہے جس سے میرے ایمان میں ترقی ہو رہی ہے۔ یہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے نا کہ میری بعثت کا مقصد یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا ہو۔ کہتے ہیں جلسہ سالانہ آئیوری کوسٹ کے ایام قریب تھے اور میری مالی حالت ایسی تھی کہ جلسہ میں شامل ہونے کے لئے زادِ راہ پاس نہیں تھا۔ کرایہ وغیرہ نہیں تھا۔ میں نے دعا کی کہ اے اللہ! تیرے مہدی سچے ہیں اور مجھے اُن کے قائم کردہ جلسہ میں جانا ہے۔ اُن کی صداقت کے نشان کے طور پر اپنی جناب سے میرے لئے زادِ راہ مہیا فرما۔ یہ دعا کی انہوں نے۔ اب ان لوگوں کو دیکھیں جنہیں جلسہ کی اہمیت کا اندازہ ہے۔ اور ہر ایک اپنا بھی جائزہ لے۔ کہتے ہیں اگلے روز ایک غیر از جماعت دوست نے مجھ سے جلسہ پر جانے کی خواہش کا اظہار کیا۔ مَیں نے جلسہ پر جانے والے قافلہ کی انتظامیہ کو اپنا اور اُس دوست کا نام لکھوا دیا۔ جلسہ پر جانے میں دو روز رہ گئے تھے لیکن ابھی جلسہ پر جانے کا کوئی انتظام نہ ہوا تھا۔ کرایہ پاس نہ تھا۔ کہتے ہیں مَیں نے دعا جاری رکھی۔ اسی دوران مجھے قریبی ایک گاؤں میں جانا پڑ گیا۔ وہاں ایک شخص مجھے ملا اور کہنے لگا کہ میں تو کل سے آپ کا انتظار کر رہا ہوں اور اُس نے میرے ہاتھ میں بیس ہزار فرانک تھما دیئے اور یہ کہا کہ یہ آپ کے لئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اُس دوسرے شخص کے دل میں ڈالا کہ تم اُس کو پیسے دو۔ کہتے ہیں مَیں نے رقم لے کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور اس رقم سے میں نے سولہ ہزار فرانک دو افراد کا کرایہ ادا کر دیا اور چار ہزار سفر کے لئے رکھ لیا۔ تو یہ اللہ تعالیٰ کا فضل یقیناً اُن کے ایمان میں اضافے کا باعث بنا ہے جیسا کہ انہوں نے خود بھی لکھا ہے۔ بیعت کے بعد وہ تبدیلی پیدا ہوئی جس نے دنیا کی بجائے خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے پر اُن کو مائل کیا۔ کسی انسان کے پاس نہیں گئے بلکہ دعائیں لگے رہے کہ اللہ تعالیٰ انتظام کر دے اور اللہ تعالیٰ نے اُن کی دعا قبول بھی کی اور اُن کی خواہش کو پورا فرمایا۔

(خطبہ جمعہ 11/اکتوبر 2013ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

# تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

یہاں میکدے کی وہی ہے خو، تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو
وہی جام ہے، وہی ہے سبو، تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

کبھی موسموں کے بیان تھے، کبھی وادیوں کے تھے تذکرے
کبھی خوشبوؤں کی تھی گفتگو، تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

انھیں راستوں کی طوالتیں، نہ تھکا سکی تھیں ہمیں کبھی
کہ تھکا گئی تری آرزو، تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

یونہی دیکھنا کبھی ریل کو، کبھی راہیوں کے وجود کو
مجھے ڈھونڈنا ترا چار سو، تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

کبھی تتلیوں کی تلاش میں یونہی بھاگنا وہ دبے دبے
کبھی جگنوؤں کی تھی جستجو، تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

کبھی خوشبوؤں کی تھیں یورشیں، کبھی وارداتیں بہار کی
ہمیں پھول تھے، ہمیں رنگ و بو، تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

کبھی راستوں نے تھکا دیا تو سڑک سے ہٹ کے ڈرے ڈرے
ترا بیٹھنا مرے روبرو، تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

ترا نام سجدوں میں لے لیا کہ مری جبیں تھی زمین پر
مری چاہ بھی تو تھی باوضو، تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

یونہی وقت نے ہے رلا دیا ترے حسن کو، مری چاہ کو
کبھی ہم بھی تم بھی تھے خوبرو، تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

وہ قیامتیں، وہ مصیبتیں، جنہیں سوچ سوچ کے اے فراز!
مرا دل ہوا ہے لہو لہو، تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

اطہر حفیظ فراز

صبیحہ محمود۔ جرمنی

# احکام خداوندی

اللہ کے احکام کی حفاظت کرو۔ (الحدیث)

قسط 51

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

’’جو شخص قرآن کے سات سو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے بند کرتا ہے۔‘‘

(کشتی نوح)

## دعوت الی اللہ (حصہ 2)

وَاِذۡ نَادٰی رَبُّکَ مُوۡسٰۤی اَنِ ائۡتِ الۡقَوۡمَ الظّٰلِمِیۡنَ ﴿ۙ۱۱﴾ قَوۡمَ فِرۡعَوۡنَ ؕ اَلَا یَتَّقُوۡنَ ﴿۱۲﴾

(الشعراء: 11-12)

اور جب تیرے ربّ نے موسیٰ کو ندا دی کہ تو ظالم قوم کی طرف جا۔ (یعنی) فرعون کی قوم کی طرف (یہ کہتے ہوئے کہ) کیا وہ تقویٰ اختیار نہیں کریں گے؟

اِذۡ نَادٰىهُ رَبُّهٗ بِالۡوَادِ الۡمُقَدَّسِ طُوًی ﴿ۚ۱۷﴾ اِذۡهَبۡ اِلٰی فِرۡعَوۡنَ اِنَّهٗ طَغٰی ﴿ۖ۱۸﴾ فَقُلۡ هَلۡ لَّکَ اِلٰۤی اَنۡ تَزَکّٰی ﴿ۙ۱۹﴾ وَاَهۡدِیَکَ اِلٰی رَبِّکَ فَتَخۡشٰی ﴿۲۰﴾

(النّٰزعٰت: 17-20)

جب اس کے ربّ نے اُسے مقدس وادی طُویٰ میں پکارا۔ (کہ) فرعون کی طرف جا۔ یقیناً اس نے سرکشی کی ہے۔ پس پُوچھ کیا تیرے لئے ممکن ہے کہ تُو پاکیزگی اختیار کرے؟ اور میں تجھے تیرے ربّ کی طرف ہدایت دوں تا کہ تُو ڈرے؟

## پیغام نہ پہنچنے والی قوموں کو انذار

لِتُنۡذِرَ قَوۡمًا مَّاۤ اُنۡذِرَ اٰبَآؤُهُمۡ فَهُمۡ غٰفِلُوۡنَ ﴿۷﴾

(یٰس: 7)

تا کہ تُو ایک ایسی قوم کو ڈرائے جن کے آباء و اجداد نہیں ڈرائے گئے پس وہ غافل پڑے ہیں۔

اَمۡ یَقُوۡلُوۡنَ افۡتَرٰىهُ ۚ بَلۡ هُوَ الۡحَقُّ مِنۡ رَّبِّکَ لِتُنۡذِرَ قَوۡمًا مَّاۤ اَتٰىهُمۡ مِّنۡ نَّذِیۡرٍ مِّنۡ قَبۡلِکَ لَعَلَّهُمۡ یَهۡتَدُوۡنَ ﴿۴﴾

(السجدۃ: 4)

کیا وہ کہتے ہیں کہ اس نے اُسے افترا کرلیا ہے؟ بلکہ وہ تو تیرے ربّ کی طرف سے حق ہے تا کہ تُو ایک ایسی قوم کو ڈرائے جن کی طرف تجھ سے پہلے کوئی ڈرانے والا نہیں آیا۔ ہوسکتا ہے کہ وہ ہدایت پائیں۔

## پیغامِ حق پہنچانے میں سُستی نہ دکھانا

اِذۡهَبۡ اَنۡتَ وَاَخُوۡکَ بِاٰیٰتِیۡ وَلَا تَنِیَا فِیۡ ذِکۡرِیۡ ﴿ۚ۴۳﴾

(طٰہٰ: 43)

تُو اور تیرا بھائی میرے نشانات کے ساتھ جاؤ اور میرے ذکر میں سستی نہ دکھانا۔

## عذاب الٰہی آنے سے قبل انذار کرنا

اِنَّاۤ اَرۡسَلۡنَا نُوۡحًا اِلٰی قَوۡمِهٖۤ اَنۡ اَنۡذِرۡ قَوۡمَکَ مِنۡ قَبۡلِ اَنۡ یَّاۡتِیَهُمۡ عَذَابٌ اَلِیۡمٌ ﴿۲﴾

(نوح: 2)

یقیناً ہم نے نوح کو اُس کی قوم کی طرف بھیجا کہ تُو اپنی قوم کو ڈرا اس سے پہلے کہ اُن کے پاس دردناک عذاب آجائے۔

## قوم کے ایمان نہ لانے پر غم

لَعَلَّکَ بَاخِعٌ نَّفۡسَکَ اَلَّا یَکُوۡنُوۡا مُؤۡمِنِیۡنَ ﴿۴﴾

(الشعراء: 4)

کیا تو اپنی جان کو اس لئے ہلاک کردے گا کہ وہ مومن نہیں ہوتے۔

## نافرمان اور کافر قوموں کی تباہی پر غم نہ کر

وَلَا تَحۡزَنۡ عَلَیۡهِمۡ

(الحجر: 89)

## اور اُن پر غم نہ کھا

وَاصۡبِرۡ وَمَا صَبۡرُکَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا تَحۡزَنۡ عَلَیۡهِمۡ وَلَا تَکُ فِیۡ ضَیۡقٍ مِّمَّا یَمۡکُرُوۡنَ ﴿۱۲۸﴾

(النحل: 128)

اور تو صبر کر اور تیرا صبر اللہ کے سوا اور کسی کی خاطر نہیں اور تو ان پر غم نہ کر اور تو اس سے تنگی میں نہ پڑ جو وہ مکر کرتے ہیں۔

## کفار کی باتیں تجھے غم میں نہ ڈالیں

فَلَا یَحۡزُنۡکَ قَوۡلُهُمۡ ۘ اِنَّا نَعۡلَمُ مَا یُسِرُّوۡنَ وَمَا یُعۡلِنُوۡنَ ﴿۷۷﴾

(یٰس: 77)

پس تجھے ان کی بات غم میں مبتلا نہ کرے۔ یقیناً ہم جانتے ہیں جو وہ چھپاتے ہیں اور جو وہ ظاہر کرتے ہیں۔

فَلَا تَبۡتَئِسۡ بِمَا کَانُوۡا یَفۡعَلُوۡنَ ﴿ۚ۳۷﴾

(ھود: 37)

پس اُس سے دل بُرا نہ کر جو وہ کرتے ہیں۔

## اہلِ کتاب سے مضبوط دلیل سے بحث کرو

وَلَا تُجَادِلُوۡۤا اَهۡلَ الۡکِتٰبِ اِلَّا بِالَّتِیۡ هِیَ اَحۡسَنُ ٭ۖ اِلَّا الَّذِیۡنَ ظَلَمُوۡا مِنۡهُمۡ وَقُوۡلُوۡۤا اٰمَنَّا بِالَّذِیۡۤ اُنۡزِلَ اِلَیۡنَا وَاُنۡزِلَ اِلَیۡکُمۡ وَاِلٰهُنَا وَاِلٰهُکُمۡ وَاحِدٌ وَّنَحۡنُ لَهٗ مُسۡلِمُوۡنَ ﴿۴۷﴾

(العنکبوت: 47)

اور اہل کتاب سے بحث نہ کرو مگر اُس (دلیل) سے جو بہترین ہو سوائے اُن کے جنہوں نے اُن میں سے ظلم کیا ہو۔ اور (اُن سے) کہو کہ ہم ایمان لے آئے ہیں اس پر جو ہماری طرف اتارا گیا اور اُس پر (بھی) جو تمہاری طرف اتارا گیا اور ہمارا معبود اور تمہارا معبود ایک ہی ہے اور ہم اُسی کے فرمانبردار ہیں۔

(نوٹ: اس آیت میں اہل کتاب سے بحث کرنے کے طریق کے حوالہ سے تین حکم بیان ہوئے ہیں)

1. اہل کتاب سے اعلیٰ اور مضبوط دلیل سے بات کرو۔
2. سوائے اُن لوگوں کے جو اُن میں سے ظلم کرنے والے ہیں (ان کو الزامی جواب دے سکتے ہو۔ خلیفہ ثانی)
3. اور اُن سے کہو کہ جو ہم پر نازل ہوا ہے ہم اس پر بھی ایمان لاتے ہیں اور جو تُم پر نازل ہوا ہے اس پر بھی اور ہمارا خدا ایک ہے ہم اس کے فرمانبردار ہیں۔

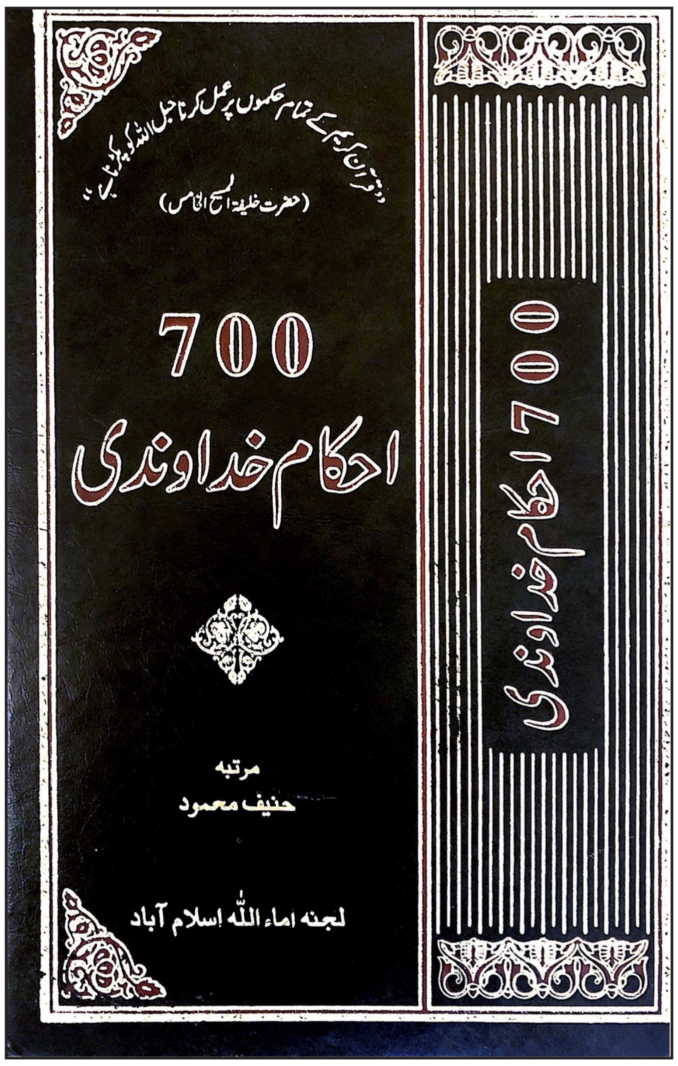


## انذار اور انعامات کے قصے سُنا کر پیغام پہنچانا

وَاتۡلُ عَلَیۡهِمۡ نَبَاَ الَّذِیۡۤ اٰتَیۡنٰهُ اٰیٰتِنَا فَانۡسَلَخَ مِنۡهَا فَاَتۡبَعَهُ الشَّیۡطٰنُ فَکَانَ مِنَ الۡغٰوِیۡنَ ﴿۱۷۶﴾

(الاعراف: 176)

اور تُو اُن پر اس شخص کا ماجرا پڑھ جسے ہم نے اپنی آیات عطا کی تھیں پس وہ ان سے باہر نکل گیا۔ پس شیطان نے اس کا تعاقب کیا اور وہ گمراہوں میں سے ہوگیا۔

وَذَکِّرۡهُمۡ بِاَیّٰىمِ اللّٰهِ

(ابراہیم: 6)

اور انہیں اللہ کے دن یاد کرا۔

## قوموں کو پُرانا وقت یاد کرانے کا حکم

فَاقۡصُصِ الۡقَصَصَ لَعَلَّهُمۡ یَتَفَکَّرُوۡنَ ﴿۱۷۷﴾

(الاعراف: 177)

پس تُو (ان کے سامنے) یہ (تاریخی) واقعات پڑھ کر سنا تا کہ وہ غور و فکر کریں۔

## حکمت، موعظہ حسنہ اور مضبوط دلیل کے ساتھ پیغامِ حق

اُدۡعُ اِلٰی سَبِیۡلِ رَبِّکَ بِالۡحِکۡمَةِ وَالۡمَوۡعِظَةِ الۡحَسَنَةِ وَجَادِلۡهُمۡ بِالَّتِیۡ هِیَ اَحۡسَنُ

(النحل: 126)

اپنے ربّ کے راستہ کی طرف حکمت کے ساتھ اور اچھی نصیحت کے ساتھ دعوت دے اور ان سے ایسی دلیل کے ساتھ بحث کر جو بہترین ہو۔

## دعوت الی اللہ میں ملائمت اختیار کرنا

اِذۡهَبَاۤ اِلٰی فِرۡعَوۡنَ اِنَّهٗ طَغٰی ﴿ۚۖ۴۴﴾ فَقُوۡلَا لَهٗ قَوۡلًا لَّیِّنًا لَّعَلَّهٗ یَتَذَکَّرُ اَوۡ یَخۡشٰی ﴿۴۵﴾

(طٰہٰ: 44-45)

تم دونوں فرعون کی طرف جاؤ۔ یقیناً اس نے سرکشی کی ہے۔ پس اس سے نرم بات کہو۔ ہوسکتا ہے وہ نصیحت پکڑے یا ڈر جائے۔

(700 احکام خداوندی از حنیف احمد محمود صفحہ 391-395)

حسنیٰ مقبول احمد۔امریکہ

# دُعا، ربوبیت اور عبودیت کا ایک کامل رشتہ ہے (مسیح موعودؑ)

قسط 42

## نماز کے اندر دعا

نماز کے اندر ہی اپنی زبان میں خدا تعالیٰ کے حضور دعا کرو۔سجدہ میں، بیٹھ کر، رکوع میں، کھڑے ہوکر، ہر مقام پر اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کرو۔ بیشک پنجابی زبان میں دعائیں کرو۔جن لوگوں کی زبان عربی نہیں اور عربی سمجھ نہیں سکتے۔ ان کے واسطے ضروری ہے کہ نماز کے اندر ہی قرآن شریف پڑھنے اور مسنون دعائیں عربی میں پڑھنے کے بعد اپنی زبان میں بھی خدا تعالیٰ سے دعائیں مانگے اور عربی دعاؤں کا اور قرآن شریف کا بھی ترجمہ سیکھ لینا چاہئے۔نماز کو صرف جنتر منتر کی طرح نہ پڑھو بلکہ اس کے معانی اور حقیقت سے معرفت حاصل کرو۔ خدا تعالیٰ سے دعا کرو کہ ہم تیرے گنہگار بندے ہیں اور نفس غالب ہے تو ہم کو معاف کر اور دنیا اور آخرت کی آفتوں سے ہم کو بچا۔

آجکل لوگ جلدی جلدی نماز کو ختم کرتے ہیں اور پیچھے لمبی دعائیں مانگنے بیٹھتے ہیں۔ یہ بدعت ہے۔ جس نماز میں تضرع نہیں۔ خدا تعالےٰ کی طرف رجوع نہیں۔ خدا تعالیٰ سے رقت کے ساتھ دعا نہیں وہ نماز تو خود ہی ٹوٹی ہوئی نماز ہے۔ نماز وہ ہے جس میں دعا کا مزا آجاوے...دیکھو بخیل سے بھی انسان مانگتا رہتا ہے تو وہ بھی کسی نہ کسی وقت کچھ دے دیتا ہے اور رحم کھاتا ہے۔ خدا تعالےٰ تو خود حکم دیتا ہے کہ مجھ سے مانگو اور میں تمہیں دوں گا۔ جب کبھی کسی امر کے واسطے دعا کی ضرورت ہوتی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا یہی طریق تھا کہ آپ وضو کرکے نماز میں کھڑے ہوجاتے اور نماز کے اندر دعا کرتے۔

دعا کے معاملہ میں حضرت عیسیٰؑ نے خوب مثال بیان کی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ایک قاضی تھا جو کسی کا انصاف نہ کرتا تھا اور رات دن اپنی عیش میں مصروف رہتا تھا ایک عورت جس کا ایک مقدمہ تھا وہ ہر وقت اس کے دروازے پر آتی اور اس سے انصاف چاہتی۔ وہ برابر ایسا کرتی رہتی یہانتک کہ قاضی تنگ آگیا اور اس نے بالآخر اس کا مقدمہ فیصلہ کیا اور اس کا انصاف اسے دیا۔ دیکھو کیا تمہارا خدا قاضی جیسا بھی نہیں کہ وہ تمہاری دعا سنے اور تمہیں تمہاری مراد عطا کرے۔ثابت قدمی کے ساتھ دعا میں مصروف رہنا چاہئے۔ قبولیت کا وقت بھی ضرور آہی جائے گا۔ استقامت شرط ہے۔

(ملفوظات جلد9 صفحہ 40-41 ایڈیشن 1984ء)

## اصول دعا

جب تک انسان کو کسی کے حالات کے ساتھ پورا تعلق نہ ہو تب تک وہ رقت اور درد اور توجہ نہیں ہوسکتی جو دعا کے واسطے ضروری ہے۔ اور اس قسم کے حضور اور توجہ کا پیدا کرنا در اصل اختیاری امر نہیں ہے۔ دعا میں کوشش ہر دو طرف سے ہونی ضروری ہے۔ دعا کرنے والا خدا تعالیٰ کے حضور میں توجہ کرنے میں کوشش کرے اور دعا کرانے والا اس کو توجہ دلانے میں مشغول رہے۔ بار بار یاد دلائے خاص تعلق پیدا کرے۔صبر اور استقامت کے ساتھ اپنا حالِ زار پیش کرتا رہے۔ تو خواہ مخواہ کسی نہ کسی وقت اس کے لئے درد پیدا ہوجائے گا۔ دعا بڑی شے ہے جبکہ انسان ہر طرف سے مایوس ہوجائے تو آخری حیلہ دعا ہے جس سے تمام مشکلات حل ہوجاتے ہیں۔ مگر ایسی توجہ کی دعا ضرور ایک وقت چاہتی ہے اور یہ بات انسان کے اختیار میں نہیں کہ کسی کے واسطے دل میں درد پیدا کرلے۔

ایک صوفی کا ذکر ہے کہ وہ راستہ میں جاتا تھا کہ ایک لڑکا اس کے سامنے گر پڑا اور اس کی ٹانگ ٹوٹ گئی۔صوفی کے دل میں درد پیدا ہوا۔ اور اسی جگہ خدا تعالیٰ کے آگے دعا کی اور عرض کی کہ اے خدا تو اس لڑکے کی ٹانگ کو درست کردے ورنہ تو نے اس قصاب کے دل میں درد کیوں پیدا کیا۔

میرا مذہب یہ ہے کہ کیسی ہی مشکلات مالی یا جانی انسان پر پڑیں۔ ان سب کا آخری علاج دعا ہے۔ خدا تعالےٰ ہر شے کا مالک ہے وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے اور کرسکتا ہے اور ہر شئے پر اس کا قبضہ ہے۔ انسان کسی حاکم یا افسر کے ساتھ اپنا معاملہ صاف کرتا ہے اور اس کو راضی کرتا ہے تو وہ اسے بہت سا فائدہ پہنچا دیتا ہے۔کیا خدا تعالیٰ جو حقیقی حاکم اور مالک ہے اس کو نفع نہیں دے سکتا؟ مگر دعا کا معاملہ ایسا نہیں کہ انسان دور سے گولی چلادے اور چلا جائے بلکہ جس شخص سے دعا کرانی چاہئے اس کے ساتھ تعلق پیدا کرنا چاہئے۔ دیکھو بازار میں آپ کو ایک شخص اتفاقیہ طور پر مل جاوے اور آپ اس کو پکڑ لیں اور کہیں کہ تو میرا دوست بن جا تو وہ کس طرح دوست بن سکتا ہے؟ دوستی کے واسطے تعلقات کا ہونا ضروری ہے اور وہ رفتہ رفتہ ہوسکتے ہیں۔

ہم تو چاہتے ہیں اور خواہش رکھتے ہیں کہ تمام بنی نوع انسان کے واسطے دل میں سچا درد پیدا ہوجاوے مگر یہ امر اپنے ہاتھ میں نہیں۔ نہ اپنے واسطے، نہ عزیز و اقارب کے واسطے، نہ بیوی بچے کے واسطے ایسے درد کا پیدا ہونا محض خدا تعالیٰ کے فضل پر منحصر ہے۔لیکن تعلقات کا ہونا بہت ضروری ہے۔

کہتے ہیں کہ کوئی شخص شیخ نظام الدین صاحب ولی اللہ کے پاس اپنے کسی ذاتی مطلب کے لئے دعا کرانے کے واسطے گیا تو انہوں نے فرمایا کہ میرے واسطے دودھ چاول لے آ۔ اس شخص کے دل میں خیال آیا کہ عجیب ولی ہے۔ میں اس کے پاس اپنا مطلب لے کر آیا ہوں تو اس نے میرے آگے اپنا ایک مطلب پیش کردیا ہے مگر وہ چلا گیا اور دودھ چاول پکا کر لے آیا۔ جب وہ کھا چکے تو انہوں نے اس کے واسطے دعا کی اور اس کی مشکل حل ہوگئی۔تب نظام الدین صاحب نے اس کو بتلایا کہ میں نے تجھ سے دودھ چاول اس واسطے مانگے تھے کہ جب تو دعا کرانے کے واسطے آیا تھا تو میرے واسطے بالکل اجنبی آدمی تھا اور میرے دل میں تیرے واسطے کوئی ہمدردی کا ذریعہ نہ تھا۔ اس واسطے تیرے ساتھ ایک تعلق محبت پیدا کرنے کے واسطے میں نے یہ بات سوچی تھی۔

ایسا ہی توریت میں حضرت اسحاقؑ کا قصہ ہے کہ انہوں نے اپنے بیٹے کو کہا کہ جا تو میرے واسطے شکار لے آ اور پکا کر مجھے کھلا تا کہ میں تجھ برکت دوں اور تیرے واسطے دعا کروں۔ اس قسم کے بہت سے قصے اولیاء کے حالات میں درج ہیں اور ان میں حقیقت یہی ہے کہ دعا کرنے والے اور کرانے والے کے درمیان تعلق ہونا چاہئے۔

(ملفوظات جلد9 صفحہ 49-51 ایڈیشن 1984ء)

## طبیب کے واسطے مناسب ہے کہ اپنے بیمار کے لئے دعا کیا کرے

طبیب کے واسطے بھی مناسب ہے کہ اپنے بیمار کے واسطے دعا کیا کرے کیونکہ سب ذرہ ذرہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ خدا تعالیٰ نے اس کو حرام نہیں کیا کہ تم حیلہ کرو۔ اس واسطے علاج کرنا اور اپنے ضروری کاموں میں تدابیر کرنا ضروری امر ہے۔لیکن یاد رکھو کہ مؤثر حقیقی خدا تعالےٰ ہی ہے۔ اسی کے فضل سے سب کچھ ہوسکتا ہے۔ بیماری کے وقت چاہئے کہ انسان دوا بھی کرے اور دعا بھی کرے۔بعض وقت اللہ تعالیٰ مناسب حال دوائی بھی بذریعہ الہام یا خواب بتلا دیتا ہے اور اس طرح دعا کرنے والا طبیب علم طب پر ایک بڑا احسان کرتا ہے۔ کئی دفعہ اللہ تعالیٰ ہم کو بعض بیماریوں کے متعلق بذریعہ الہام کے علاج بتا دیتا ہے۔ یہ اس کا فضل ہے۔

(ملفوظات جلد9 صفحہ 53 ایڈیشن 1984ء)

مولانا سید شمشاد احمد ناصر۔ امریکہ

# تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جا سکتا ہے

## ذاتی تجربات کی روشنی میں

قسط 58

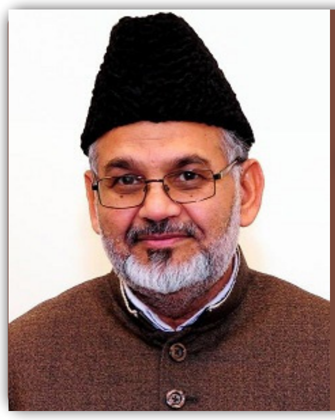

ہفت روزہ پاکستان ایکسپریس نے اپنی اشاعت 28 جنوری 2011ء میں 2 تصاویر کے ساتھ یہ خبر شائع کی ہے:۔

’’جماعت احمدیہ کی مسجد بیت الحمید میں وضو سکھانے کی خصوصی کلاس‘‘ ایک تصویر سٹیج ٹیبل کی ہے جس میں ایک طرف مکرم ڈاکٹر حمید الرحمان صاحب نائب امیر امریکہ اور درمیان میں خاکسار سید شمشاد احمد ناصر، خاکسار کے ساتھ مکرم عاصم انصاری صاحب صدر جماعت تشریف فرما ہیں۔ ایک تصویر سب شاملین کلاس کی ہے۔

اخبار لکھتا ہے کہ جماعت احمدیہ کی مسجد بیت الحمید کے امام سید شمشاد احمد ناصر نے بچوں اور نوجوانوں کی مذہبی اور اخلاقی تربیت کے لئے ایک ہفتہ وار کلاس شروع کی ہے۔جس میں نماز کے بنیادی جزو یعنی وضو کا طریقہ بتایا جائے گا۔ اس سلسلہ کی پہلی کلاس گزشتہ جمعرات کو ہوئی جس میں 250 بچوں اور نوجوانوں نے حصہ لیا۔ امام شمشاد نے اس موقع پر وضو اور تیمم کے طریقوں کے ساتھ ان کے لوازم اور احتیاطوں کا ذکر کیا۔ اور ان کی اہمیت سمجھائی اس کلاس کا ذکر انہوں نے اپنے ریڈیو پروگرام میں بھی کیا جو منگل کے روز کے سی اے 1050 پر ہر ہفتے ہوتا ہے۔ امام شمشاد نے ریڈیو پر والدین سے اپیل کی کہ وہ نہ صرف اس خصوصی کلاس میں شریک ہوں بلکہ بچوں کو بھی لائیں تا کہ ان کی بھی اخلاقی اور مذہبی تربیت ہو۔

ہفت روزہ پاکستان ایکسپریس نے اپنی اشاعت 28 جنوری 2011ء میں صفحہ 13 پر خاکسار کا ایک مضمون بعنوان ’’توہین رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کا کون مرتکب ہو رہا ہے؟‘‘ خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ اخبار نے مسجد نبوی ﷺ کی تصویر بھی شائع کی ہے۔

خاکسار نے اس مضمون کے شروع میں لکھا ہے کہ آج کل اخبارات اور TV پر توہین مذہب اور توہین رسالت کے موضوع پر بات ہو رہی ہے۔بعض لوگ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دشمنوں سے درگزر اور عفو سے کام لیا۔لیکن دوسرا گروہ کہتا ہے کہ یہ ٹھیک ہے لیکن آپؐ نے فلاں فلاں موقعہ پر لوگوں کو قتل کرنے کا فیصلہ اور حکم بھی صادر فرمایا۔

میرے نزدیک دیکھنے والی بات یہ ہے کہ توہین رسالت کیا ہے؟ اور یہ کس طرح ہوتی ہے۔کیا غیر مسلم ہی توہین رسالت کے مرتکب ہوتے ہیں یا مسلمان بھی اس کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ پھر جو سزا غیر مسلم کے لئے ہے کیا وہی سزا مسلمان کے لئے بھی تجویز کی جاتی ہے؟

یہ اٹل حقیقت ہے کہ ایک سچے اور خوف خدا رکھنے والے مسلمان کے سامنے اگر توہین رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی جائے تو وہ اس پر بے چین ہو جائے گا اور اس کا خون کھول اٹھے گا۔ لیکن کیا توہین رسالت کرنے والے پر ہر ایک شخص اس کو سزا دے سکتا ہے اور قانون کو اپنے ہاتھ میں لے سکتا ہے۔ اسلام کی اس بارے میں کیا تعلیم ہے؟ یہ سوالات ہیں جو لوگوں کے ذہنوں میں اٹھ رہے ہیں۔

جہاں تک شریعت اسلامیہ کا تعلق ہے یعنی قرآن کریم یا سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم یا احادیث مبارکہ کا، ان کے مطابق کہیں سے ثابت نہیں ہوتا کہ توہین رسالت کے مرتکب کی گردن اڑا دی جائے۔ ایسے علماء یا ایسا گروہ جو ان احادیث و واقعات کو پیش کرتا ہے جن میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کے قتل کے بارے میں ارشاد فرمایا۔ ان پر صرف توہین رسالت کا الزام نہ تھا بلکہ ان پر غداری اور دوسروں کو قتل کرنے کے الزامات تھے جن کی وجہ سے وہ قتل کئے گئے۔ علماء ایسے واقعات کو بیان کرتے وقت صرف اس کا ایک ہی پہلو سامنے رکھتے ہیں اور دوسرے حصہ یا پہلو سے آنکھیں بند کر لیتے ہیں شائد وہ اسلام کا مطلب پیار، محبت، امن نہیں بلکہ خون خرابے والا مذہب سمجھتے ہیں۔ جو بالکل غلط ہے۔ انہی امور کی وجہ سے مغرب اور غیر مسلموں کو ہم اسلام پر ہنسی اور توہین رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے مواقع فراہم کرتے ہیں۔ ایک طرف تو ان کے لئے ایسے مواقع بھی خود مہیا کریں پھر ان کی گردن زنی بھی کریں۔ عجیب قسم کا اسلام ہے۔ حالانکہ قرآن تو کہتا ہے اِصۡبِرۡ عَلٰی مَایَقُوۡلُوۡنَ کہ جو وہ تجھے کہتے ہیں تُو اس پر صبر کر۔

خاکسار نے مزید لکھا کہ پاکستان کے ایک TV چینل پر ایک پروگرام دیکھا جس میں میزبان نے دو علماء جماعت الدعوۃ اور جماعت اسلامی کے بلا رکھے تھے اور 4 دیگر صائب الرائے سینئر صحافی اور تجزیہ نگار تھے۔ ان دو علماء نے یہ کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے توہین رسالت کی سزا گردن زنی یا قتل ٹھہرائی ہے۔ باقی 4 احباب کی رائے تھی کہ نہیں ایسا نہیں ہے۔ ان چاروں حضرات نے بڑے اچھے دلائل دیئے اور قرآن و حدیث سے دیئے۔ جماعت اسلامی کے نمائندہ نے سورۃ الاحزاب کی چند آیات پیش کیں کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کو غلط باتیں کر کے ایذاء دیتے ہیں خدا تعالیٰ نے ان کے لئے لعنت مقدر کر دی ہے۔ اور پھر فرمانے لگے کہ لعنت کا معانی اور تشریح کچھ آیات چھوڑ کر اللہ نے بیان کی ہے کہ وہ جہاں کہیں بھی ملیں انہیں مار دیا جائے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ حالانکہ اس بات کا کوئی جوڑ ہی نہیں بنتا۔لعنت کا مفہوم قتل کہاں سے نکل آیا اس قسم کی تشریحات نے ہی اسلام کا خون خرابہ کیا ہے۔ حالانکہ دوسری آیات میں یہود کا ذکر ہے جو غداری کرتے ہیں اور مسلمانوں کے قتل کے منصوبے باندھتے تھے اور درپردہ مسلمانوں کے خلاف پالیسیاں بناتے ہیں اور جنگ ٹھونستے ہیں یہ بات ایسے لوگوں کے بارے میں ہے کہ پھر تم انہیں جہاں پاؤ ان سے ویسا ہی سلوک کرو۔ خاکسار نے اس کے بعد عبدالمنان ناہید (مرحوم) پنڈی کے شاعر کے یہ اشعار بھی درج کئے ہیں۔

بدگمانی تمہاری فطرت تھی
جس کا اظہار کر دیا تم نے
عقل بھی اِک خدا کی نعمت ہے
جس کو بے کار کر دیا تم نے
اتنے فتوے دیئے کہ ملت کو
بزم کفار کر دیا تم نے
کتنا آسان تھا دین کا رستہ
کتنا دشوار کر دیا تم نے
علامہ اقبال نے بھی کہا تھا کہ
یہ مسلمان ہیں جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود

جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم توہین رسالت کے مرتکب کی گردن زنی کر کے جنت میں جائیں گے۔ دراصل یہی لوگ توہین رسالت کے مجرم ہیں اور مرتکب ہیں لیکن انہیں کوئی پوچھنے والا ہی نہیں۔

خاکسار نے اس کے بعد پاکستان میں ہونے والے جرائم کی ایک فہرست بھی دی ہے جو ایک سینئر صحافی منو بھائی کے کالم سے لی گئی تھی۔ انہوں نے چند حقائق پاکستان میں ہونے والے جرائم کے بارے میں لکھے ہیں۔ اور یہ حقائق صرف ایک صوبہ پنجاب کے تھے۔ پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہونے والوں میں اتنے جرائم؟ پاکستان کا تو یہ حال ہے۔

جانے کب کون کس کو مار دے گا کافر کہہ کر
شہر کا شہر مسلمان ہوا پھرتا ہے

خاکسار نے حضرت امام جماعت احمدیہ خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ایک خطبہ جمعہ فرمودہ 21 جنوری 2011ء سے ایک اقتباس بھی اس مضمون میں درج کیا ہے۔ آپ نے فرمایا:۔ سید و مولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس پر ہاتھ ڈالنے کی ہلکی سے کوشش بھی جو کرے گا وہ اِنَّا کَفَیۡنٰکَ الۡمُسۡتَہۡزِءِیۡنَ (یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے رسول! صلی اللہ علیہ وسلم جو بھی تجھ سے ہنسی، ٹھٹھہ اور استہزاء و توہین سے پیش آئے گا ہم اس کے مقابلہ میں تیرے لئے کافی ہیں) یعنی ایسا شخص خدا تعالیٰ کی طرف سے ہلاک کیا جائے گا۔حضور انور نے قرآن کریم کے اس ارشاد کو بھی بیان کیا کہ اللہ اور اس کے فرشتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر برکتیں اور رحمتیں نازل کر رہے ہیں اور درود بھیج رہے ہیں۔ اے مومنو! تم بھی ایسا ہی کرو۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکۡ وَسَلِّمۡ اِنَّکَ حَمِیۡدٌ مَّجِیۡدٌ۔

آپ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احباب جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ ہے ناموس رسول کہ دشمن کا منہ بند کرنے کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم پر پورا پورا عمل کریں۔ اور مضمون کے آخر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا آئینہ کمالات اسلام سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اعلیٰ و ارفع شان کے بارے میں اقتباس درج کیا ہے۔

نیو یارک عوام نے اپنی اشاعت جنوری 28 تا 3 فروری 2011ء میں صفحہ 12 پر خاکسار کا مضمون بعنوان ’’توہین رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کا مرتکب کون؟‘‘ خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔نفس مضمون بالکل وہی ہے جو اس سے قبل گذشتہ ایک اخبار کے حوالہ سے گزر چکا ہے۔

دی سن نے اپنی اشاعت 29 جنوری 2011ء میں صفحہ اول پر مصر میں ہونے والے جلوسوں میں جو ہنگامے ہوئے جس کی وجہ سے عمارتوں کو جلا دیا گیا۔اور کئی جگہ لوٹنے اور نقصان کرنے کی واردات بھی ہوئیں۔ اس پر اخبار نے مصر اور تیونس میں ایسے مظاہروں کی خبر دیتے ہوئے خاکسار کے حوالہ سے یہ بیان شائع کیا ہے کہ اسلام اپنے ملک سے اور وطن سے محبت اور وفاداری کی تعلیم دیتا ہے۔ہمیں ان مظاہروں میں حصہ نہیں لینا چاہئے۔ جو ملک اور قوم کے لئے نقصان دہ ہوں۔ امام شمشاد نے کہا کہ اسلام قتل و غارت لوٹ کی قطعاً اجازت نہیں دیتا۔ اور اسلام میں کسی قسم کی

دہشت گردی کی بھی اجازت نہیں ہے۔ انہوں نے مزید بتایا کہ گزشتہ 2 خطبات میں انہوں نے پاکستان میں توہین مذہب اور توہین رسالت کے بارے میں اسلامی تعلیمات کو بیان کیا ہے۔ امام شمشاد نے ہر قسم کی دہشت گردی، قتل و غارت اور ہنگامہ آرائی جو ملک و قوم کو نقصان پہنچانے والی ہو کی بھرپور مذمت کی ہے۔

ڈیلی بلیٹن نے اپنی اشاعت 31 جنوری 2011ء میں خاکسار کا ایک مضمون بعنوان ”Peace Really Amount To Justice“ شائع کیا ہے۔ اس مضمون میں خاکسار نے نئے سال کے حوالہ سے اس بات پر زور دیا ہے کہ معاشرہ میں اگر عدل و انصاف نہیں ہوگا تو امن قائم نہیں کیا جاسکتا ہے۔ اور اس سلسلہ میں پاکستان میں جو قوانین بنائے گئے ہیں۔ جن پر اقلیتوں کے حقوق غصب کئے گئے ہیں خصوصاً جماعت احمدیہ کے ساتھ غیر منصفانہ اور ناروا سلوک کیا جارہا ہے اور انہیں ان کے بنیادی حقوق سے بھی محروم کر دیا گیا ہے۔ چنانچہ قرآن و حدیث کی روشنی میں ان امور کو بیان کیا گیا ہے۔

پاکستان ایکسپریس نے اپنی اشاعت یکم جنوری 2011ء میں صفحہ 7 پر 8 تصاویر کے ساتھ ہمارے ویسٹ کوسٹ کے سالانہ 25 ویں جلسے کی خبر اس عنوان سے شائع کی ہے۔ ”محبت سب کے لئے، نفرت کسی سے نہیں“

## جماعت احمدیہ امریکہ ویسٹ کوسٹ کا

## 25 واں جلسہ سالانہ

2 تصاویر سامعین اور شاملین جلسہ کی ہیں۔ ایک تصویر مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب کی تقریر کرتے ہوئے۔ ایک تصویر مکرم نسیم رحمت اللہ صاحب نائب امیر کی تقریر کرتے ہوئے، ایک تصویر خاکسار کی تقریر کرتے ہوئے، ایک تصویر ڈاکٹر ظہیر الدین منصور صاحب نیشنل سیکرٹری تعلیم القرآن کی تقریر کرتے ہوئے اور ایک فوٹو سٹیج کی ہے۔ خبر کا نفس مضمون قریباً وہی ہے جو اس سے قبل دیگر اخبارات کے حوالہ سے گزر چکا ہے۔

الاخبار نے اپنی اشاعت فروری 2011ء میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ایک خطبہ کا خلاصہ حضور انور کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ اس خطبہ جمعہ میں حضور انور نے اس سوال کا جواب دیا ہے کہ جب حکام یا لوگ ظلم کریں تو کس حد تک ان کے ظلموں پر صبر کرنا چاہئے۔ اس ضمن میں حضور انور نے قرآن کریم کی آیت وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ کو پیش فرمایا اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا اقتباس بھی پڑھا جس میں حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ انسان کو افراط و تفریط سے ہر معاملہ میں بچنا چاہئے کیوں کہ اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند نہیں کرتا۔ حاکم کو چاہئے کہ وہ قوم کے بارے میں اپنی ذمہ داریوں کو ادا کریں۔ اور عوام کو چاہئے کہ وہ حکومت کی فرمانبرداری کریں اس ضمن میں حضور انور نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت ساری احادیث کو بھی بیان فرمایا ہے۔ مثلاً بخاری کی حدیث زید بن وھبؓ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے عبد اللہؓ سے سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ارشاد فرمایا کہ تم میرے بعد بہت سے ایسے ناپسندیدہ امور دیکھو گے جو غلط ہوں گے۔ صحابہؓ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر آپ ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنے فرائض ادا کرو۔ اور اپنے حقوق اللہ سے طلب کرو۔

دوسری حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم ایسے امور دیکھو جو ناپسندیدہ ہیں تو اس پر صبر کرو۔ اور ایک یہ حدیث بیان فرمائی کہ صحابہؓ نے بیان کیا کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کرتے تھے کہ ہم سنیں گے اور اطاعت کریں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس وقت یہی حالت ہے آپ نے اس ضمن میں سورۃ النساء کی آیت 60 بھی پڑھی۔ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ اس میں بھی حکام کی اطاعت کا حکم ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک اور حدیث بھی بیان فرمائی کہ میں تمہیں اللہ کا تقویٰ اختیار کرنے کا حکم دیتا ہوں (وصیت کرتا ہوں) اور پھر یہ کہ سنو اور اطاعت کرو۔ اگرچہ آپ پر حبشی شخص کو مقرر کر دیا گیا ہو۔ آپ نے وَاللّٰہُ لَا یُحِبُّ الْفَسَادَ کی آیت کی بھی تشریح فرمائی۔ آپ نے دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ان باتوں کا صحیح ادراک عطا فرمائے اور حکام اپنے عوام کی خدمت کرنے والے ہوں اور ان کے حقوق ادا کرنے والے ہوں۔ اور لوگوں کے لئے اسوۂ حسنہ بنیں تا کہ اسلام کی صحیح تعلیمات دنیا میں اجاگر ہوں۔

نیو یارک عوام نے اپنی اشاعت 4 تا 10 فروری 2011ء میں صفحہ 12 پر خاکسار کا ایک مضمون بعنوان ”شان خاتم الانبیاء (صلی اللہ علیہ وسلم) عجز و انکسار کے آئینہ میں“ خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ خاکسار نے یہ مضمون ماہ ربیع الاول کے حوالہ سے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کے متعلق لکھا ہے جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کے بارے میں تفصیل سے بحث کی ہے۔ اور درج ذیل احادیث بھی نقل کی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

1. کہ میں تو اس وقت بھی خاتم النبیین تھا جب کہ آدم ابھی مٹی اور پانی کے درمیان تھے۔
2. پھر یہ کہ مجھے تمام بنی نوع انسان کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہے۔
3. مجھے خاتم النبیین بنایا گیا۔
4. لیکن آپ اتنی شان کے باوجود یہ دعا بھی فرماتے تھے کہ اے اللہ! مجھے مسکین بنا کر زندہ رکھنا اور اسی حالت میں موت دینا اور قیامت کے دن مجھے مسکینوں کی جماعت میں سے اٹھانا۔
5. آپ نے یہ بھی فرمایا کہ میری تعریف میں اس طرح مبالغہ سے کام نہ لینا جس طرح عیسائیوں نے مسیح ابن مریم کی ناجائز تعریف کر کے مبالغہ سے کام لیا۔ فرمایا میں تو خدا کا ایک بندہ ہوں پس مجھے اللہ کا بندہ اور رسول کہو یہی کافی ہے۔

الغرض آپؐ عجز و انکسار کا پیکر تھے۔ خاکسار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس مضمون میں وہ دعا بھی لکھی جو آپؐ نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر عرفات کے میدان میں کی۔ آپؐ جب فتح مکہ کے موقعہ پر مکہ میں داخل ہوئے ہیں اس وقت بھی عجز و انکسار سے آپ کا سر خدا کے حضور جھکا ہوا تھا۔

ہم بھی آپؐ کے نام لیوا ہیں اور آپؐ کی تعلیم بھی یہی ہے اور اسوہ بھی یہی ظاہر کرتا ہے کہ ہمیں اپنی زندگیوں میں وہی عاجزی و انکساری اپنانی چاہئے۔ ہمیں بھی دوسروں کا احترام اور احترام انسانیت کا سبق حاصل کرنا چاہئے۔ پس اس وقت جیسا کہ ساری دنیا میں فساد پھیلا ہوا ہے ہم مسلمانوں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات پر عمل کرنا چاہئے۔ لیکن اس وقت ہو کیا رہا ہے۔ لوٹ مار، قتل و غارت، بے ایمانی، بے حیائی، عورتوں سے بدسلوکی، معصوموں کی بے دریغ جان لینی، یہ معاشرہ کے جرائم ہیں اور یہ مسلمان کر رہے ہیں اور پھر اس پر کوئی ندامت بھی نہیں ہے۔ کہنے کو تو غیرت رسول لیکن عملی لحاظ سے صفر۔ پس خود سوچیں کہ آپ اسلام کے کس قدر نزدیک ہیں یا اسلام سے کس قدر دور ہیں۔

توہین رسالت تو خود کرتے ہیں اور سزائیں دوسروں کو دیتے ہیں۔ جس قدر بھی بُرے کام ہیں اس میں مسلمان ملوث ہیں اور پھر غیرت رسول میں دوسروں کے سر قلم کرنے میں دیر نہیں لگاتے۔

کتاب رنگیلا رسول کے شائع ہونے کے بعد جماعت احمدیہ اور امام حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحبؓ نے اسی وقت اس کتاب کا جواب لکھا تھا اور مسلمانوں سے بھی اس میں دردمندانہ اپیل کی گئی تھی کہ بہادر وہ نہیں جو لڑ پڑتا ہے وہ بزدل ہے کیوں کہ وہ اپنے نفس سے دب گیا ہے بہادر وہ ہے جو ایک مستقل ارادہ کر لیتا ہے اور جب تک وہ اس کو پورا نہ کر لے اس سے پیچھے نہیں ہٹتا پس اسلام کی ترقی کے لئے اپنے دل میں عہد کر لو۔ ایک یہ خشیت اللہ سے کام لیں۔ دوسرے یہ کہ تبلیغ اسلام میں دلچسپی لیں۔ اور تیسرے یہ کہ مسلمانوں کو تمدنی اور اقتصادی غلامی سے بچانے کے لئے پوری کوشش کریں گے۔

(تاریخ احمدیت جلد 4 صفحہ 596-597)

پس اس وقت بھی جو امت انتشار کا شکار ہے ناموس رسالت یہ ہے کہ آپؐ کی تعلیمات پر عمل کیا جائے۔ ربیع الاول کے مہینے کی مناسبت سے جلسے کرائے جائیں جن میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت و سوانح کو بیان کیا جائے اور آپؐ کے اخلاق فاضلہ کو اجاگر کیا جائے اور اس بات کی تلقین کی جائے کہ اصلی نجات آپؐ کی تعلیم پر عمل کرنے سے ہے۔ اصل عزت و ناموس رسالت آپؐ کے لائے ہوئے پیغام کو حرز جان بنانے میں ہے نہ کہ کسی کو مار دینے سے یا قتل کر دینے سے! وَمَا عَلَیْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ۔

محمدؐ ہی نام اور محمدؐ ہی کام
علیک الصلوٰۃ علیک السلام

پاکستان ایکسپریس نے اپنی اشاعت 4 تا 10 فروری 2011ء میں صفحہ 1 پر خاکسار کا مضمون بعنوان ”توہین رسالت کا مرتکب کون ہو رہا ہے؟“ خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔

یہ مضمون وہی ہے جو نیو یارک عوام نے شائع کیا ہے لیکن عنوان تبدیل کر دیا ہے۔ اس مضمون میں خاکسار نے پاکستان کی حالت، دہشت گردی، توہین رسالت کے قوانین اور پاکستان میں احمدیوں کے خلاف جو آرڈیننس ہے اس کے بارے میں، نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عجز وانکسار کے واقعات لکھے ہیں۔ اور پاکستان میں جو کچھ اس وقت ہو رہا ہے

ASIA Today
Uniting all South Asians in the Valley
Monthly Newspaper
Vol-VI • Issue-12 • Phone : 480-250-2519 • sales@asiatodayaz.com • December 2013

ASIA TODAY 38 • December 2013

**Ahmadiyya Muslim Imam calls for interfaith dialog & cooperation; gives away book on peace**

by Imam Shamshad A. Nasir (Baitul Hameed Mosque – Chino)

An intensive two-day Leadership Training Conference, sponsored by the Universal Peace Federation of North America, was held Friday and Saturday, Nov. 15-16, at the Embassy Suites Hotel in El Segundo, CA. The UPF is an interfaith-based outreach organization dedicated to bringing together people from various religious, social service and educational backgrounds to promote peace, interfaith dialog, mutual empowerment and social justice.

About 60 people attended the conference, and because the focus was on leadership training, there was a lot of attention paid to helping young people become better leaders so they can not only set and achieve their goals, but do so with spiritual integrity and become productive members of society.

The first speaker was UPF- North America chairman Dr. Ki Hoon Kim. He narrated a video presentation detailing the history, objectives and accomplishments of the UPF. A large roster of speakers contributed their unique perspectives and experiences on such topics as: "Building a Nation and a World of Peace" and "The Significance of Marriage and Family for a Stable and Prosperous Society."

Friday's speakers were Dr. Thomas Walsh, president of UPF International; Mr. Ricardo de Sena, UPF's UN relations director; Ms. Diana Olga Elizarraras Kim of Mexico's National Council of Women's Rights; Rev. Phillip Hellmich, director of peace at Shift Network, Inc.; Prof. David C. McGaffey, director of the Global Stewards Institute; Dr. Gary Spanovich, founder of Wholistic Peace Institute in Seattle; and Rev. Kevin Thompson of the Family Federation for World Peace in N. California. L.A. County Sheriff Lee Baca was the special guest speaker during the dinner at 6:00pm.

Friday's evening lineup included Minister Michellene Milsap from Sadoc Christian Peace Family Church in Compton, CA; Pasadena City Commissioner Nat Nehdar; and Dr. David Burgess, former district director of UPF-USA in the Pacific Northwest.

Saturday's session featured speeches on the topic: "The Need for Interfaith Dialog, Mutual Respect and Cooperation, and the Vision for Youth." The principal speaker was Rev. Tom Cutts, national executive director of the American Clergy Leadership Conference. Following him at the podium were Imam Shamshad A. Nasir, SW regional US missionary for the worldwide Ahmadiyya Muslim Community; Mr. Naokimi Ushiroda, president of the Collegiate Association for Research of Principles (CARP); and Mrs. Tomiko Duggan, acting Sec. Gen. for UPF-North America. Concluding remarks were delivered by Dr. Thomas Walsh, president of UPF International.

Imam Shamshad came from the Ahmadiyya Muslim Community's Bait-ul Hameed Mosque in Chino, CA and spoke for about 15-minutes on how Islam upholds the necessity of living in peace with believers from other faiths.

The Imam stressed that Islam requires all Muslims to seek peace and make peace whenever possible, adding that Islam forbids Muslims from being the aggressors in any conflict and only allows fighting in self-defense.

The Imam also explained that Islam requires belief in all the prophets sent by God to other religions, and that it is a condition of the Muslim faith to respect the scriptures, holy places and followers of other religions. And since Islam mandates doing good works to serve humanity, it is only natural that Muslims work together with the members of other faiths and join them in helping the poor and needy and doing other good works for humanity.

On the subject of creating a vision for the nation's youth, Imam Shamshad cited the Prophet Muhammad pbuh), who was the example for all Muslims to follow. The Holy Prophet (pbuh), while still a youth himself, helped the poor, widows, orphans, and others in need in Mecca. He also instructed parents to show kindness and respect to their children as well as affection and love. In this way, when they became parents themselves, they would show this same love and kindness not only to their own children, but to their parents in their old age.

This is exactly what the Holy Quran teaches: "If your parents attain old age, do not show them any disrespect. Indeed, be kind to them and provide for them and lower to them your wing of mercy, and care for them as they cared for you in your childhood." In this way, when parents and children love and respect each other, it creates stable and spiritually successful families, and by extension, societies. Imam Shamshad ended his address by quoting the wise observation of the Ahmadiyya Muslim Community's 2nd Khalifa, Mirza Bashiruddin Mahmud Ahmad (1889-1965), who said on the topic of reforming a nation, "A nation cannot be reformed without the reformation of its youth." This is why so much attention is given in Islam to the proper raising and training of children. The success of society depends on its youth being righteous, humble, God-fearing and willing to serve God, parents and humanity in general. Imam Shamshad also brought and distributed for free more than 50 copies of the book "World Crisis and the Pathway to Peace" by Mirza Masroor Ahmad, the current (and 5th) Khalifa of the Ahmadiyya Community.

The book is a compilation of public addresses given over the past three years by His Holiness during his frequent world tours, visiting chapters of the Ahmadiyya Muslim Community across North America, Europe, India, Asia and Africa. (There are now thousands of Ahmadiyya Muslim chapters in 204 countries around the world. The Community was established in 1889 in Qadian, India by Mirza Ghulam Ahmad. Go to: Alislam.org for more info.)

His Holiness Mirza Masroor Ahmad has, since being elected Khalifa in 2003, addressed the legislative bodies of government in the US, Canada, Great Britain, France, Spain, Germany, Japan, Australia, Singapore, and the European Union. The purpose of his speeches has always been to educate the political and military leaders, educators and the media about the true teachings of Islam. Another key element of the Khalifa's public addresses is explaining how to achieve true and lasting peace and warning about the looming threat of cataclysmic destruction from a Third World War and how to prevent it.

Readers who wish to receive a free copy of "World Crisis and the Pathway to Peace" are invited to call the Baitul Hameed Mosque toll-free at 1-866-WHY-ISLAM or on the local number: 909-627-2252. Readers can also reach Imam Shamshad directly at 909-636-8332. He can also be contacted via his Email at: shamshadanasir@gmail.com.

www.asiatodayaz.com www.facebook.com/asiatodayaz

لکھ کر پوچھا ہے کہ بتائیں توہین رسالت کا مرتکب کون ہو رہا ہے؟ یہ لوٹ کھسوٹ، قتل و غارت، بے ایمانی، ملاوٹ، آپ پھر بھی مسلمان رہتے ہیں اور قبروں پر سجدے کریں پھر بھی مسلمان رہتے ہیں۔ یہ لوگ خود توہین رسالت کے مرتکب ہو رہے ہیں۔

چینو چیمپئن نے اپنی اشاعت 5 فروری 2011ء میں صفحہ 5B پر مختصراً ہماری ایک خبر شائع کی ہے اس عنوان سے ’’اسلامی تعلیمات‘‘۔ اخبار نے لکھا ہے کہ مسجد بیت الحمید کے امام مسجد، مسجد میں اسلامی تعلیمات بیان کریں گے اور مسجد کا ایڈریس بھی دیا گیا ہے۔ اخبار مزید لکھتا ہے کہ ممبران مسجد بیت الحمید کے علاوہ غیر مسلم اور وہ بھی جن کا کوئی Faith نہیں ہے وہ بھی آسکتے ہیں اور اسلامی تعلیمات کے بارے میں آگاہی حاصل کر سکتے ہیں۔

انڈیا پوسٹ نے اپنی اشاعت 11 فروری 2011ء میں صفحہ 21 پر ہماری مندرجہ بالا خبر تفصیل کے ساتھ شائع کی ہے۔ اخبار نے مزید لکھا ہے کہ امام مسجد بیت الحمید سید شمشاد احمد ناصر اسلام کے 5 ارکان اور 6 ایمانیات کے اصول بیان کئے نیز حیاء کے بارے میں اسلامی تعلیم بیان کی اور یہ کہ شراب کیوں اسلام میں منع ہے اور جوا کے نقصانات وغیرہ امور پر اسلامی تعلیمات بیان کی جائیں گی۔ ہر مذہب کے پیرو کار اس میں شامل ہو سکتے ہیں اور سوالات کر سکتے ہیں۔

نیو یارک عوام نے اپنی اشاعت 11 تا 17 فروری 2011ء میں صفحہ 12 پر خاکسار کا ایک مضمون بعنوان ’’صلح و صفائی اور امن و آشتی کی گم شدہ جنتیں‘‘ خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ اس مضمون میں خاکسار نے بیان کیا ہے کہ میرے ایک فاضل دوست مکرم عبدالسمیع خان صاحب نے جو کہ الفضل کے ایڈیٹر ہیں ایک کتاب اس عنوان سے خاکسار کو یہاں بھجوائی ہے۔ یہ کتاب بہت عمدہ ہے اور بہت عمدہ لکھا ہے۔ انہوں نے اس کے پیش لفظ میں یہ بات لکھی ہے کہ معاشرہ کی تشکیل کے لئے اور انہیں ارضی جنت میں تبدیل کرنے کے لئے قرآنی ہدایات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ اور پھر بزرگان دین کی ہدایات پر عمل کرنا ہوگا۔ وہ لکھتے ہیں:

’’اصل حُسن تو انسانوں کی سوسائٹی کا اخلاق اور باہمی امن و محبت سے وابستہ ہے۔ چنانچہ دنیا کے کتنے ہی خطے ایسے ہیں جو بلاشبہ خدائی حسن سے مالا مال ہیں مگر انسانوں کی باہمی نفرت اور آویزش نے انہیں جہنم بنا رکھا ہے‘‘

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رحمت پر مبنی معاشرہ کی بنیاد ڈالی اور اسے پروان چڑھایا اور اس نے پھر ایک عالم پر اپنی دھاک بٹھائی۔ مگر افسوس کہ یہ پھر نوحوں میں تبدیل ہوگئی اور جنت اہل حق کے ہاتھ سے جاتی رہی۔

مصنف موصوف نے متعدد قرآنی آیات سے یہ ثابت کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ زمین میں فساد نہ کرو۔ اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو ان کے درمیان صلح کرا دو۔ تقویٰ اختیار کرو۔ دو بھائیوں کے درمیان صلح کراؤ اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کرو۔ زمین میں اصلاح کے بعد فساد نہ پھیلاؤ۔ اس کے بعد متعدد احادیث نبویہ بھی نقل کی ہیں مثلاً فرمایا تم میں سے نیک وہ جس سے بھلائی کی امید رکھی جائے اور برائی کا خدشہ نہ ہو اور بُرا وہ ہے جس سے بھلائی کی امید نہ ہو اور اس کے شر سے امن نہ ہو۔ کسی شخص کے لئے جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ قطع تعلق کرے۔

پھر یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے کہ بدظنی سے بچو، بدظنی بدترین جھوٹ ہے ایک دوسرے کی کمزوریوں کی ٹوہ میں نہ رہو۔ دھوکہ نہ دو۔ حسد نہ کرو، بغض نہ رکھو، قطع تعلق نہ کرو۔

اس کے بعد خاکسار نے اس کتاب سے حضرت مسیح موعودؑ کی تحریرات نقل کی ہیں جس میں آپ فرماتے ہیں:-

’’میں صلح کو پسند کرتا ہوں اور جب صلح ہو جائے تو پھر اس کا ذکر بھی نہیں کرنا چاہئے کہ اس نے کیا کہا یا کیا کیا تھا۔ میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اگر کوئی شخص جس نے مجھے ہزاروں مرتبہ دجال اور کذاب کہا ہو اور میری مخالفت میں ہر طرح کوشش کی ہو اور وہ صلح کا طالب ہو تو میرے دل میں خیال بھی نہیں آتا اور نہیں آسکتا کہ اس نے مجھے کیا کہا تھا اور میرے ساتھ کیا سلوک کیا تھا...... فرمایا میری نصیحت یہی ہے کہ دو باتوں کو یاد رکھو ایک خدا سے ڈرو دوسرے اپنے بھائیوں سے ایسی ہمدردی کرو جیسی اپنے نفس سے کرتے ہو۔ اگر کسی سے کوئی قصور اور غلطی سرزد ہو جائے تو اسے معاف کرنا چاہئے نہ یہ کہ اس پر زور دیا جائے اور کینہ کشی کی عادت بنالی جاوے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ بندوں سے پورا خلق کرنا بھی ایک موت ہے۔ میں اس کو ناپسند کرتا ہوں کہ اگر کوئی ذرا بھی کسی کو توں تاں کرے تو وہ اس کے پیچھے پڑ جاوے میں تو اس کو پسند کرتا ہوں کہ اگر کوئی سامنے بھی گالی دے تو صبر کرے۔‘‘

مکرم مولانا عبدالسمیع خان صاحب نے ایک واقعہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کا اس کتاب میں درج کیا ہے۔ کہ آپؐ نے صحابہؓ سے فرمایا کہ ایک ایسا آدمی ہے جو جنت میں جائے گا۔ جب انہیں پتہ چلا کہ وہ کون ہے؟ تو ایک صحابی ان کے گھر چلے گئے اور ان کے مہمان بنے تا یہ کھوج لگائیں کہ کس وجہ سے وہ جنتی ہیں۔ وہ صحابی بیان کرتے ہیں کہ میں تین دن ان کے گھر مہمان رہا۔ اور تین دن خوب ان کا مطالعہ کیا مگر تین دن میں میں نے ایک دفعہ بھی ایسا نہیں دیکھا کہ انہوں نے کوئی غیر معمولی عبادت کی ہو ہاں یہ ضرور تھا کہ جب بھی رات کو اُن کی آنکھ کھلتی وہ ذکر الٰہی کرتے۔ اچھی بات کے سوا نہیں کچھ اور کہتے نہ سنا۔ تین دن کے بعد میں نے ان سے پھر پوچھ ہی لیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے بارہ میں فرمایا ہے کہ آپؐ جنتی ہیں۔ تب میں نے سوچا کہ دیکھوں آپ کا وہ کون سا عمل ہے جو آپ کو جنت میں لے جانے کا سبب بن رہا ہے۔ یہ سن کر وہ بولے کہ میں کوئی خاص عمل تو بجا نہیں لاتا مگر یہ بات ضرور ہے کہ میں کسی مسلمان کے لئے دل میں کھوٹ نہیں رکھتا اور نہ کسی کے لئے دل میں کینہ لے کر سوتا ہوں اور ہر قسم کے حسد سے میرا دل پاک ہے۔

پس یہی وہ باتیں ہیں جن کے آنے سے معاشرہ میں جنت کا ماحول پیدا ہوگا۔ اپنے دلوں کو بغضوں، کینوں اور حسد سے پاک کریں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہؓ کے نمونے اپنائیں تو اس معاشرہ میں آج بھی جنت پیدا ہو سکتی ہے۔

(باقی آئندہ بدھ ان شاءاللہ)

## دعا کا تحفہ

### سواری پر سوار ہونے کی دعا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سواری پر سوار ہوتے وقت سُبْحَانَ اللّٰہِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ تین مرتبہ پڑھتے پھر یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔

(مسلم کتاب الحج)

سُبۡحٰنَ الَّذِیۡ سَخَّرَ لَنَا ہٰذَا وَ مَا کُنَّا لَہٗ مُقۡرِنِیۡنَ ﴿۱۴﴾ وَ اِنَّاۤ اِلٰی رَبِّنَا لَمُنۡقَلِبُوۡنَ ﴿۱۵﴾

(الزخرف: 14-15)

پاک ہے وہ خدا جس نے ہم کو ان پر قبضہ بخشا ہے حالانکہ ہم اپنے زور سے ان کو اپنے تابع فرمان نہیں بنا سکتے تھے

(قرآنی دعائیں از خزینۃ الدعا مرتبہ علامہ ایچ ایم طارق ایڈیشن 2014ء صفحہ 37)

مرسلہ: عائشہ چوہدری۔ جرمنی

---

بقیہ: بگاں بی زوجہ بدر دین...... از صفحہ 13

ملنے جماعت کے افراد اور رشتہ دار آئیں گے تو کوئی دیکھ کر خوشی کے دن پریشان نہ ہو۔ جب ہر کوئی طبیعت کا پوچھتا تو بس یہی کہتیں کہ الحمد للہ شکر ہے اللہ کا ٹھیک ہوں صرف اسی دن نہیں بلکہ ہمیشہ یہی جواب رہتا تھا۔ گویا ہر حال میں خدا تعالیٰ کی رضا میں راضی رہنے والی تھیں۔

## خلافت سے محبت

امی جان کو خلافت سے بے حد محبت تھی۔ خلیفۃ المسیح کے لئے باقاعدہ دعا کیا کرتی تھیں۔ اور حضور انور کو دعا کے لئے خط لکھوایا کرتی تھیں۔ جب اللہ تعالیٰ نے خوشحالی عطا کی اور ہمارے بھائی بیرون ملک گئے تو اللہ تعالیٰ نے خلیفہ وقت سے ملاقات کرنے کی امی جان کی دلی خواہش کو پورا کرنے کا انتظام بھی کر دیا اور 4 بار یو۔ کے جلسہ میں شرکت کر کے حضور انور سے ملاقات کرنے کی سعادت بھی نصیب ہوگئی۔

## حج بیت اللہ

ہمارے بھائی محمد اعظم کو اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی تو وہ امی جان کو حج بیت اللہ کے لئے لے کر گے۔ اس طرح امی جان کو حج بیت اللہ کرنے کی سعادت بھی مل گئی۔

## نظام وصیت

حضور انور نے جب افراد جماعت کو نظام وصیت میں شامل ہونے کی خواہش کا اظہار کیا تو امی جان نے بھی وصیت کی لیکن پہلی بار نظام وصیت میں شمولیت کی منظوری نہ مل سکی۔ لیکن آپ کی شدید خواہش تھی چنانچہ بار بار کوشش جاری رکھی گئی اور آخر کار تمام شرائط کو پورا کرنے کے بعد آپ کی وصیت منظور ہوگئی۔

امی جان نے اپنی زندگی میں ہی تمام حصہ جائیداد ادا کر دیا تھا، اور چندہ حصہ آمد بھی مکمل ادا تھا۔ وفات کے بعد بہشتی مقبرہ جدید میں تدفین عمل میں آئی۔

## اولاد

اللہ تعالیٰ نے امی جان کو سات بیٹے اور تین بیٹیوں سے نوازا تمام کی تمام اولاد صاحب اولاد ہے۔ اللہ تعالیٰ نے امی جان کی آنکھوں کو اولاد کی طرف سے بھی ٹھنڈک عطا فرمائی اور اپنی اولاد کی اولاد سے بھی آنکھوں کی تسکین پائی۔ اس وقت تک امی جان کے سات بیٹوں اور تین بیٹوں کی اولاد سے 21 پوتے، 17 پوتیاں، 17 نواسے اور 9 نواسیاں ہیں۔

## درخواست دعا

یہ چند سطریں تحریر کرنے کے بعد میں تمام قارئین الفضل سے امی جان کے لئے دعا کرنے کی درخواست کرتا ہوں۔ دعا کریں اللہ تعالیٰ امی جان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور اپنی رحمت و بخشش کا سلوک کرتے ہوئے اپنے قرب سے نوازے، اور بلند درجات عطا فرماتا رہے۔ آمین

مختار احمد

# تلخیص صحیح بخاری سوالاً و جواباً

## کتاب الإیمان - حصہ اول

### قسط 3

**سوال:** ایمان کس بات کا نام ہے؟ کیا ایمان گھٹتا اور بڑھتا ہے؟

**جواب:** امام بخاریؒ کے نزدیک ایمان کا تعلق قول اور فعل ہر دو سے ہے، کبھی بڑھتا ہے اور کبھی گھٹتا ہے۔

**سوال:** امام بخاریؒ نے ایمان کی وضاحت کس طرح بیان کی ہے؟

**جواب:** حضرت امام بخاریؒ نے قرآن کریم کی بہت سی آیات سے ایمان کی وضاحت کی ہے ان میں سے چند درج ذیل ہے۔

لِيَزْدَادُوْٓا اِيْمَانًا مَّعَ اِيْمَانِهِمْ (الفتح:5) تا کہ وہ اپنے ایمان کے ساتھ ایمان میں مزید بڑھیں۔ وَالَّذِيْنَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى وَّاٰتٰهُمْ تَقْوٰهُمْ ﴿۱۸﴾ (محمد:18) اور وہ لوگ جنہوں نے ہدایت پائی ان کو اس نے ہدایت میں بڑھا دیا اور اُن کو اُن کا تقویٰ عطا کیا۔

**سوال:** حضرت عمر بن عبد العزیزؒ نے ایمان کی کیا وضاحت کی ہے؟

**جواب:** عمر بن عبد العزیزؒ نے عدی بن عدی کو لکھا تھا کہ ایمان میں کچھ فرائض اور عقائد ہیں۔ کچھ حدود اور مستحب ومسنون باتیں ہیں، سب ایمان میں داخل ہیں۔ جو ان سب کو پورا کرے اس نے اپنا ایمان پورا کرلیا اور جو پورے طور پر ان کا لحاظ رکھے نہ ان کو پورا کرے تو اس نے اپنا ایمان پورا نہیں کیا۔

**سوال:** کیا مؤمن اطمینان قلب کے لئے سوال کرسکتا ہے؟

**جواب:** مؤمن سوال کرسکتا ہے جیسے حضرت ابراہیمؑ نے اللہ تعالیٰ سے عرض کی وَلٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِيْ (البقرہ:261)، صرف قلبی اطمینان حاصل کرنے کی غرض سے۔

**سوال:** صحابہؓ نے ایمان کا مفہوم کیا بیان کیا ہے؟

**جواب:** صحابہؓ کے ایمان کے معانی اور مفہوم کے بارہ میں مختلف اقوال ہیں۔ چند صحابہؓ کے اقوال حسب ذیل ہیں۔

1. ابن مسعودؓ: کے نزدیک کسی بات پر مکمل یقین کرنا ہی ایمان ہے۔
2. ابن عمرؓ: نے فرمایا ہے، تقویٰ اختیار کرنا ہی ایمان ہے۔
3. اِبْنُ عَبَّاسٍؓ: نے آیت کریمہ شِرْعَةً ومِنْهَاجًا سے استدلال لیا ہے سبیل سیدھا راستہ اور سنت نیک طریقہ مراد ہے۔ یعنی ان کے نزدیک سبیل اور سنّت سے ایمان ہی مراد ہے۔

**سوال:** دعا اور ایمان کا آپس میں کیا تعلق ہے؟

**جواب:** امام بخاریؒ کے نزدیک دعائیں ایمان کا ہی اظہار کرتی ہیں۔ اور اپنی بات کے استدلال میں یہ آیت لائے ہیں: قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّيْ لَوْلَا دُعَآؤُكُمْ (الفرقان:78)

تُو کہہ دے کہ اگر تمہاری دعا نہ ہوتی تو میرا ربّ تمہاری کوئی پرواہ نہ کرتا۔

**سوال:** لغت میں دعا کے کیا معانی ہیں؟

**جواب:** لغت میں دعا کا معنیٰ ایمان ہے۔ سورۃ الفرقان کی آیت میں لفظ ''دُعَآؤُكُمْ'' سے ''اِيْمَانُكُمْ'' مراد ہے۔

**سوال:** اسلام کی بنیادی چیزیں کونسی ہیں؟

**جواب:** اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ کلمہ شہادۃ (یعنی اللہ تعالیٰ کی وحدانیّت کا اقرار اور حضور ﷺ کے رسول ہونے پر ایمان۔ 2۔ نماز ادا کرنا۔ 3۔ زکوٰۃ دینا۔ 4۔ حج کرنا۔ 5۔ اور رمضان کے روزے رکھنا۔

**سوال:** ایمانی امور کیا ہیں؟

**جواب:** ایمانی امور کو بیان کرتے ہوئے امام بخاری نے حسب ذیل آیات کو لکھا ہے۔

نیکی یہ نہیں کہ تم اپنے چہروں کو مشرق یا مغرب کی طرف پھیرو بلکہ نیکی اسی کی ہے، جو ایمان لائے اللہ پر، یوم آخرت پر، فرشتوں پر، کتاب پر اور نبیوں پر، اور مال دے اس کی محبت رکھتے ہوئے اقرباء کو اور یتیموں کو اور مسکینوں کو اور مسافروں کو اور سوال کرنے والوں کو نیز گردنوں کو آزاد کرانے کی خاطر، اور جو نماز قائم کرے اور زکوٰۃ دے اور وہ جو اپنے عہد کو پورا کرتے ہیں جب وہ عہد باندھتے ہیں اور تکلیفوں اور دکھوں کے دوران صبر کرنے والے ہیں اور جنگ کے دوران بھی، یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے صدق اختیار کیا اور یہی ہیں جو متّقی ہیں (البقرہ:178)

یقیناً مومن کامیاب ہوگئے (2) وہ جو اپنی نماز میں عاجزی کرنے والے ہیں (3) اور وہ جو لغو سے اِعراض کرنے والے ہیں (4) اور وہ جو زکوٰۃ (کا حق) ادا کرنے والے ہیں (5) اور وہ جو اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں (6) مگر اپنی بیویوں سے نہیں یا اُن سے (بھی نہیں) جن کے اُن کے داہنے ہاتھ مالک ہوئے پس یقیناً وہ ملامت نہیں کئے جائیں گے (7) پس جو اس سے ہٹ کر کچھ چاہے تو یہی لوگ ہیں جو حد سے تجاوز کرنے والے ہیں (8) اور وہ لوگ جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد کی نگرانی کرنے والے ہیں (9) اور وہ لوگ جو اپنی نمازوں پر محافظ بنے رہتے ہیں (10) یہی ہیں وہ جو وارث بننے والے ہیں (11) (یعنی) وہ جو فردوس کے وارث ہوں گے وہ اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں (12) (المؤمنون)

**سوال:** کیا حیا بھی ایمان کا شعبہ ہے؟

**جواب:** ایمان کے ساٹھ سے کچھ اوپر شعبے ہیں۔ اور شرم وحیاء بھی ایمان کا حصہ ہے۔

ایک دفعہ حضورؐ ایک انصاری کے پاس سے گزرے تو وہ اپنے ایک بھائی کو زیادہ شرمیلا ہونے پہ کوس رہا تھا۔ آپؐ نے اس انصاری سے فرمایا کہ اس کو اس کے حال پر رہنے دو کیونکہ حیاء بھی ایمان ہی کا ایک حصہ ہے۔

**سوال:** مسلمان کی تعریف کیا ہے:

**جواب:** مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دیگر مسلمان محفوظ رہیں۔

**سوال:** مہاجر کون ہے؟

**جواب:** مہاجر وہ ہے جو ان کاموں کو چھوڑ دے جن سے اللہ نے منع فرمایا ہے۔

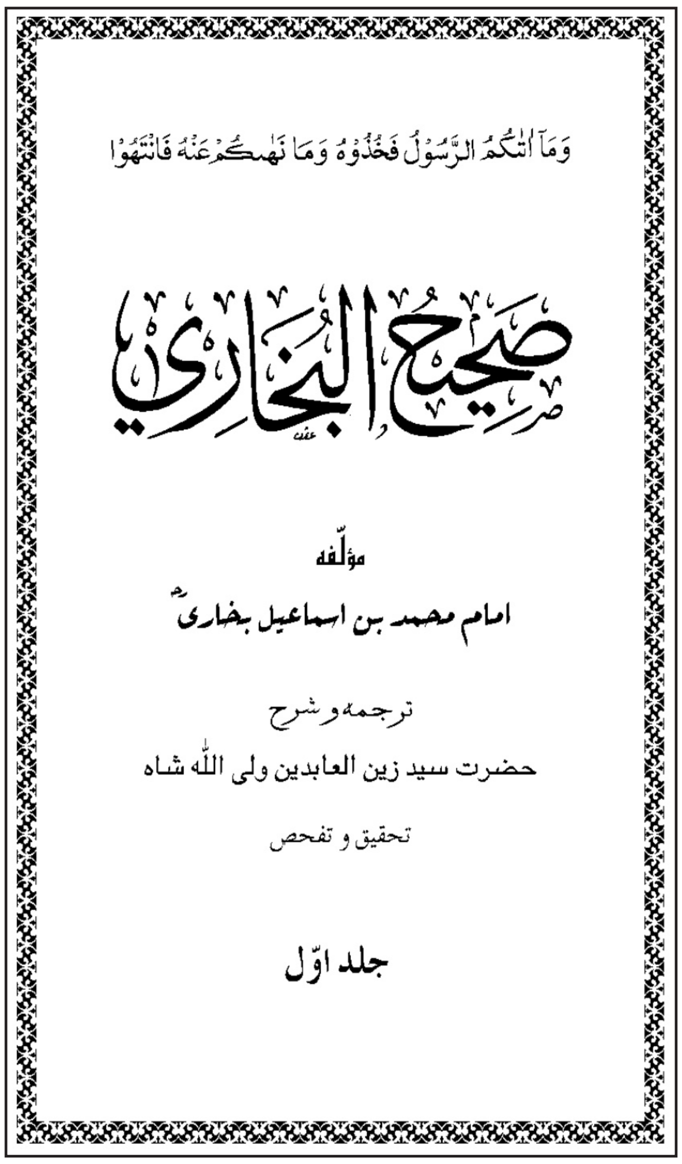
وَمَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا

صَحِيحُ الْبُخَارِي

مؤلّفه

امام محمد بن اسماعیل بخاریؒ

ترجمہ و شرح

حضرت سید زین العابدین ولی اللّٰہ شاہ

تحقیق و تفحص

جلد اوّل

**سوال:** کونسا اسلام افضل ہے اور بہتر ہے؟

**جواب:** وہ اسلام افضل ہے جس کے ماننے سے زبان اور ہاتھ کنٹرول میں رہیں اور سارے مسلمان سلامتی سے رہیں۔

اور بہتر اسلام یہ ہے کہ تم دوسروں کو کھانا کھلاؤ، اور سلام کہو واقف کار کو اور ناواقف کو بھی، یعنی سب کو سلام کرو۔

**سوال:** کیا اپنی چاہت کے مطابق دوسروں کے لئے بھی پسند رکھے؟

**جواب:** نبی کریمؐ نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص ایماندار نہ ہوگا جب تک اپنے بھائی کے لیے وہ نہ چاہے جو اپنے نفس کے لیے چاہتا ہے۔

**سوال:** کیا رسول اللہؐ سے محبت رکھنا بھی ایمان میں داخل ہے؟

**جواب:** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ تم میں سے کوئی بھی مؤمن نہ ہوگا جب تک میں اس کے والد اور اولاد سے بھی زیادہ اس کا محبوب نہ بن جاؤں۔ حتیّٰ کہ تمام لوگوں سے زیادہ اس کے دل میں میری محبت نہ ہو جائے۔ تو آپؐ سے محبت ایمان کا جزوئے اعظم ٹھہرا۔

**سوال:** کیا انصار سے محبت ایمان اور نفرت نفاق کی نشانی ہے؟

**جواب:** آپؐ نے فرمایا انصار سے محبت رکھنا ایمان کی نشانی ہے اور انصار سے کینہ رکھنا نفاق کی نشانی ہے۔

**سوال:** بیعت عقبہ کے وقت حضورؐ نے صحابہؓ سے کن امور پہ بیعت لی؟

**جواب:** عبادہ بن صامتؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ مجھ سے بیعت کرو اس بات پر کہ:

اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ گے، چوری نہ کرو گے، زنا نہ کرو گے، اپنی اولاد کو قتل نہ کرو گے۔ اور نہ عمداً کسی پر کوئی ناحق بہتان باندھو گے، اور کسی بھی بات میں اللہ کی نافرمانی نہ کرو گے۔

جو کوئی تم میں سے اس عہد بیعت کو پورا کرے گا تو اس کا ثواب اللہ کے ذمہ ہے اور جو کوئی ان بری باتوں میں سے کسی کا ارتکاب کرے اور اسے دنیا میں سزا دے دی گئی تو یہ سزا اس کے گناہوں

بقیہ صفحہ 14 پر

فرخ نعمان

# 20 ویں صدی کی مشہور ایجادات اور دریافتیں

بیسویں صدی میں سائنسی ایجادات نے ہماری زندگی پر گہرے اثرات مرتب کئے اور آج ہم جن حالات میں زندگی گزار رہے ہیں ان میں بیسویں صدی کی ایجادات نے مرکزی کردار ادا کیا ہے۔ ذیل میں بیسوی صدی کی چند اہم ایجادات کا مختصر ذکر پیش خدمت ہے۔

## مرسڈیز

ڈیملر نے مشہور زمانہ کار مرسڈیز 31مارچ 1901 کو مکمل کی۔ ڈیملر نے کار کا نام اپنے بیٹی مرسڈیز کے نام پر رکھا۔

## کیمرہ

کوڈک کیمرہ کے موجد جارج ایسٹ مین نے 20اکتوبر 1901 کو ایک بین الاقوامی ادارے کی داغ بیل ڈالی، جس نے مشہور عالم کوڈک کیمرے کو دنیا کے طول وعرض میں پہنچانے کے لئے کیمرے کو بہت بڑے پیمانے پر تیار کرنا شروع کیا۔

## اکوفون

اِکوفون Akouphone 30دسمبر 1901 کو ایجاد ہوا۔ یہ آلہ سماعت سے محروم افراد کے کام آتا ہے۔

## ریزر بلیڈ

کنگ جیلٹ نے 2دسمبر 1901 کو داڑھی مونڈنے کے لئے ایک ریزر بلیڈ بنانے میں کامیابی حاصل کی۔

## وائرلیس

مارکونی نے 11دسمبر 1901 کو وائرلیس ایجاد کیا۔ اس ایجاد سے نشریات کی دنیا میں انقلاب آ گیا۔

## بیٹری

امریکہ کے مشہور موجد ٹامس ایڈیسن نے 28 مئی 1902 کو بیٹری ایجاد کی۔

## ہوائی جہاز

امریکی ریاست نارتھ کیرولینا کے ساحل پر 17دسمبر 1903 کو رائٹ برادران نے دنیا کا پہلا ہوائی جہاز اڑانے کا کامیاب مظاہرہ کیا۔ اس جہاز کو فلائر اول (Flyer First) کا نام دیا گیا۔ اس جہاز نے 27میل فی گھنٹہ کی رفتار سے 12سیکنڈ تک پرواز کی اور 120فٹ کا فاصلہ طے کیا۔

## اسپرین

دنیامیں سب سے زیادہ استعمال ہونے والی دوا اسپرین 30اکتوبر 1905 کو پہلی مرتبہ فروخت کے لئے پیش کی گئی۔ یہ دوا جرمنی کے مشہور دواساز ادارے بائر نے 1899میں تیار کی تھی۔

## نظریہ اضافت

یکم جولائی 1905 کو آئن سٹائن نے کیت اور توانائی کے باہمی رشتے کو ایک مساوات E=MC2 کے ذریعے ظاہر کیا تھا۔ یہ نظریہ سائنسی تاریخ میں نظریہ اضافت کے نام سے مشہور ہوا جس نے طبیعات کی دنیامیں انقلاب برپا کردیا۔

## رنگین فوٹوگرافی

متحرک فلموں کے موجد فرانسیسی بھائیوں آگسٹن اور لوئی لیومیرے نے 10جون 1907 کو رنگین فوٹوگرافی کی ایجاد کا اعلان کیا۔

## ہیلی کاپٹر

فرانسیسی سائیکل ڈیلر پال کورنو نے 13نومبر 1907 کو ہیلی کاپٹر کی پہلی کامیاب پرواز کی۔

## انسولین

27جولائی 1921 کو یونیورسٹی آف ٹورنٹو میڈیکل اسکول کینیڈا کے ڈاکٹر فریڈرک بینٹنگ اور ان کے معاون چارلس بیسٹ نے ذیابیطس کا علاج کا موثرترین انسولین دریافت کرنے میں کامیابی حاصل کی۔

## ٹیلی ویژن

27جولائی 1926 کو اسکاٹ لینڈ کے الیکٹریکل انجینئر جان لوئی بیرڈ نے اپنی ایجاد ٹیلی وائزر کا عملی مظاہرہ کیا۔ 1929میں بی بی سی نے بیرڈ کے نظام پر مبنی ایک ٹرانسمیٹر نصب کرکے ٹیلی وائزر کی (جسے اب ٹیلی ویژن کہا جاتا ہے) باقاعدہ نشریات کا آغاز کیا۔

## راکٹ

16مارچ 1926 کو کلارک یونیورسٹی میں طبعیات کے پروفیسر رابرٹ گڈارڈ نے مائع ایندھن سے چلنے والے پہلے راکٹ کی پرواز کا کامیاب مظاہرہ کیا۔ رابرٹ کی اس ایجاد نے دنیا بھر میں دھوم مچادی۔ اس سے ایک طرف عسکری محاذ پر تبدیلی آئی اور دوسری طرف اس کی بدولت انسان کے قدم چاند تک پہنچے۔

## پنسلین

30ستمبر 1928 کو سرالیگزینڈر فلیمنگ نے لندن کے سینٹ میری ہسپتال میں دنیاکی مشہور اینٹی بائیوٹک دواپنسلین کی دریافت کااعلان کیا۔

## پلوٹو

18فروری 1930 کومشہور ماہرفلکیات کلائیڈ ٹومباخ نے نظامِ شمسی کا ایک سیارہ دریافت کیا جس کو پلوٹو کا نام دیا گیا۔

## نیوٹران

اپریل 1932میں کیمبرج یونیورسٹی کے دو سائنسدانوں سرجان کرافٹ اور ارنٹ والٹن نے ایٹم کے مرکز میں ایک نیوٹرل ذرہ نیوٹران کی دریافت سے سائنس کی دنیامیں انقلاب برپا کر دیا۔

## ریڈار

26فروری 1935 کو ماہرطبیعات سررابرٹ واٹس نے ریڈار ایجاد کیا۔ جو Radio Detection and Ranging کا مخفف ہے۔

## بال پوائنٹ

29اکتوبر 1938 کو بال پوائنٹ پین ایجاد کیا گیا۔

## نیوکلیئر فیزن

28جنوری 1939 کو ایک نئی ریڈیو ایکٹو نیوکلیئر فیزن دریافت ہوئی۔ جس کا سہرا جرمن ماہرطبیعات اوٹوہان کے سرتھا۔

## ڈی ڈی ٹی

اپریل 1939میں ڈی ڈی ٹی دریافت کی گئی جو ڈائی کلورو، ڈائی فینائل، ٹرائی کلوروایتھین کا مخفف ہے۔ یہ کیمیاء دان پال ملر نے ایجاد کی۔ یہ کیڑے مار دوائی ہے۔

## کیلکو لیٹر

14 فروری 1946 کو امریکی سائنس دان جے پر پیسرا یکٹریکٹ اور جان ڈبلیوماؤچے نے دنیا کا پہلا الیکٹرک کیلکولیٹر تیار کیا۔

## ویسپا

اطالوی موجد دانگریگو پیاجو نے ویسپا سکوٹر ایجاد کیا۔

## کلاشنکوف

فروری 1946 کو میخائل کلاشنکوف نے کلاشنکوف کی ایجاد کااعلان کیا جسے AK-47 کا نام دیا گیا۔

## ٹرانسسٹر

جون 1947 کو ولیئم شوکلے نے ٹرانسسٹر ایجاد کیا۔

## کمپیوٹر

جون 1951 کو امریکہ کے دو انجینئروں جان ایکرٹ اور جان ماڑچلے نے دنیا کا پہلا کمرشل کمپیوٹر تیار کیا۔ جسے یونی ویک کا نام دیا گیا۔

## مصنوعی سیارہ

4اکتوبر 1957 کو سوویت یونین نے دنیا کا پہلا مصنوعی سیارہ سپتنک اول زمین کے مدار میں روانہ کیا۔

## ناسا کا قیام

جولائی 1958 کو خلائی تحقیق کے مشہور امریکی ادارے نیشنل ایروناٹکس اینڈ سپیس ایڈمنسٹریشن کا قیام عمل میں آیا جو اپنے نام کے ساتھ ناسا سےمشہور ہوا۔

## جیٹ سروس

اکتوبر 1958میں لندن اور نیویارک کے درمیان پہلی بار ٹرانس اٹلانٹک مسافر بردار جیٹ سروس کا آغاز ہوا۔

## خلائی سیارہ

یکم فروری 1958 کو امریکہ نے اپنا پہلا خلائی سیارہ ایکسپلورر اول خلا میں روانہ کیا۔

## لیزر

1960میں امریکی سائنسدان تھیوڈورمیمان نے لیزرشعاعیں ایجادکیں۔

## موسمی سیارہ

یکم اپریل 1960 کو دنیا کاپہلاموسمی سیارہ ٹائرس اوّل خلامیں بھیجا گیا۔

## خلائی سفر

خلا میں بھیجا جانے والا انسان یوری گیگرین 12اپریل 1961 کو صبح نوبج کر سات منٹ پر واسٹوک اول نامی خلائی جہاز میں اپنی تاریخی سفر پر روانہ ہوا۔

## زمین کے گرد چکر

امریکی خلا باز جون گلین نے 20فروری 1962 کو زمین کے گرد چکر لگایا۔

## خلا میں چہل قدمی

18مارچ 1965 کو سوویت خلا باز الیکسی سیونا ف کو خلا میں چہل قدمی کرنے والے پہلے انسان کا اعزاز حاصل ہوا۔

## چاند کا سفر

31جنوری 1966 کو سوویت یونین نے ایک خلائی جہاز چاند کے سفر پر روانہ کیا جو فروری میں چاند کی سطح پر اتر گیا یہ چاند کی سطح پر اترنے والا پہلا خلائی جہاز تھا۔

## چاند پر پہلا قدم

جولائی 1969 کو امریکی خلا باز نیل آرمسٹرانگ نے سب سے پہلے چاند پر قدم رکھا۔ بیسوی صدی میں اس کامیابی کو انسان کا سب سے بڑا کارنامہ قرار دیا گیا۔

## مریخ کا سفر

20جولائی 1972 کو وائکنگ اول مریخ کی سطح پر اُترا جو مریخ کی سطح پر اُترنے والا پہلا خلائی جہاز تھا۔ اگست 1976 کو وائکنگ دُوم بھی مریخ پر پہنچ گیا اور وہاں پر مختلف تجربات اور تفصیل سے کام کا آغاز کیا۔

## ٹیسٹ ٹیوب بے بی

جولائی 1978 کو انگلستان میں دنیا کی پہلی ٹیسٹ ٹیوب بے بی کی پیدائش عمل میں آئی۔ اکتوبر میں بھارت کی پہلی اور دنیا کی دوسری ٹیسٹ بے بی کی ولادت کا اعلان کیا گیا۔

## پرسنل کمپیوٹر

12اگست 1981 کو پہلا پرسنل کمپیوٹر فروخت کے لئے پیش کیا گیا۔

## تبدیلی دل

2دسمبر 1982 کو امریکی سرجن ویلئیم ڈی وائزر نے مصنوعی دل کی تبدیلی کا پہلا اپریشن کیا۔

## بندر کا دل

13نومبر 1984 کو برطانیہ میں ایک بچی کے سینے میں بندر کا دل لگانے کا کامیاب آپریشن کیا گیا۔

## مسلم خلاء باز

17جون 1985 کو دنیا کو پہلا مسلمان خلا باز شہزادہ سلطان بن سلیمان خلائی سفر پر روانہ ہوا اسے یہ اعزاز بھی حاصل ہے جس نے خلاء میں قرآن پاک کی پہلے تلاوت کی۔

## انٹر نیٹ

1993میں آپٹیکل فائبر کی مدد سے انٹرنیٹ کا نظام دنیا بھر میں پھیل گیا۔ اس سے پہلے یہ امریکی محکمہ پینٹا گون میں استعمال ہوتا تھا۔

## ونڈوز Windows

24اگست 1995 کو کمپیوٹر بنانے والے مشہور امریکی ادارے مائیکروسوفٹ نے ایک مشہور آپریٹنگ سسٹم ونڈوز 95متعارف کروایا۔

## کلوننگ

اسکاٹ لینڈ کے شہر ایڈنبرا کے روز لین انسٹیٹوٹ کے ڈاکٹر ایان ولمٹ اور ان کے رفقاء کار 4 جولائی 1996 کو کلوننگ کے طریقے سے ایک بھیڑ بنانے میں کامیاب ہوگئے۔ اور اس بھیڑ کا نام ڈولی پارٹن رکھا۔ اپنے تجربہ کے نتائج کی صحت کے لئے چھ ماہ سے زیادہ انتظار کیا اس کا پہلی مرتبہ انکشاف 27 فروری 1997 کو ہوا۔

## مریخ کی دریافت

4جولائی 1997 کو خلائی جہاز مریخ کی سطح پر اترا۔

## انسانی جینز

جون 2000ء انسانی جینز کا کوڈ دریافت کرلیا گیا اور اس کی کامیابی کو بھی انسانی تاریخ کی سب سے بڑی کامیابی کہا گیا۔ اور دعویٰ کیا گیا کہ سائنس انسان کی کتاب زندگی کا علم کرکے اس میں تبدیلی کی اہل ہوگئی ہے۔

م م محمود

# سو سال قبل کا الفضل

## 31 اگست 1922ء یومِ پنجشنبہ (جمعرات)

## مطابق 7 محرم الحرام 1341 ہجری

صفحہ اول پر مدینۃ المسیح (قادیان) کی خبروں میں اول الذکر حضرت مصلح موعودؓ کی مصروفیات سے متعلق خبر یہ شائع ہوئی کہ ’’حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بخیریت ہیں الحمدللہ کہ درس القرآن میں 30 اگست تک نواں پارہ ختم ہو چکا ہے۔ ایام زیر رپورٹ میں اور بکثرت حقائق و معارف کے علاوہ آدم اور ابلیس کے واقعات اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معجزات کے معرکۃ الآراء مسائل کو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے اس وضاحت کے ساتھ حل فرمایا کہ سامعین اچھی طرح سمجھ سکیں۔‘‘

صفحہ اول و دوم پر حضرت مولوی عبدالرحیم صاحب نیرؓ کی افریقہ سے مرسلہ ایک رپورٹ شائع ہوئی ہے جس میں آپ نے نائیجیریا میں اپنی اور گولڈ کوسٹ (گھانا) میں محترم حکیم فضل الرحمان صاحب کی تبلیغی مساعی کا ذکر کیا ہے۔

رپورٹ میں آپ نے حکیم فضل الرحمان صاحب کے ذریعہ ایک ہی گاؤں میں 117 افراد کے احمدی ہونے کی تفصیل بیان کی ہے۔ حضرت مولوی عبدالرحیم صاحب نیرؓ کی تحریر کردہ مذکورہ رپورٹ کا کچھ حصہ پیش ہے۔

’’برادرانِ کرام! میرے کام کے ایک پہلو سے اخبار نے آپ کو واقف کیا ہے۔ مگر میری مشکلات کا آپ کو کما حقہ علم نہیں۔ ان سے صرف اللہ واقف ہے یا میرا نوجوان نووارد رفیق (حکیم فضل الرحمان صاحب۔ ناقل) میں جانتا ہوں کہ میرے تاروں اور خبروں پر اعدائے ملت نے ہنسی اڑائی ہوں گی۔ اور لوگ کہتے ہوں گے کہ ہزاروں روپیہ چندہ آنا چاہیے تھا۔ اگر مخلص احمدی ہوتے تو ضرور ہماری مالی مشکلات کا حل ہو جاتا۔ جہاں میں اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور ڈنکے کی چوٹ سے اعلان کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے ان ملکوں میں بڑی بڑی جماعتیں پیدا کر دی ہیں اور خود مسیح موعودؑ اس وقت اپنا روحانی اثر ڈال رہے ہیں اور کوئی طاقت ان شاء اللہ اس پودہ کو اب نہیں اکھاڑ سکتی۔ وہاں یہ بھی عذر کرتا ہوں کہ یہ لوگ ابھی بچے ہیں۔ بچہ پیدا ہوتے ہی کمائی نہیں کرتا۔ ابھی آپ ماں کی طرح صرف دو اور برس دودھ پلائیں اور اس طرف پوری توجہ کر کے اس کی پرورش کریں۔ اور پھر تربیت کی طرف خیال کریں۔ یہ ہونہار بچہ جلد جوان ہوگا۔ اور میں بصیرت کی آنکھ سے دیکھتا ہوں کہ نائیجیریا کی جماعت ہندوستان کی جماعتوں سے اگر بڑھے گی نہیں تو کم از کم ہمسری ضرور کرے گی۔ میرے اللہ! تو میرے دل اور میری محنت کو جانتا ہے۔ ایسا ہو کہ مرنے سے پہلے میں اس بیج کو پھلتا پھولتا اور پھیلتا دیکھ لوں۔ آمین ثم آمین‘‘

صفحہ 3 اور 4 پر ایک مضمون ’’ہندوستان میں اسلام کس طرح پھیلا‘‘ شائع ہوا ہے۔ یہ مضمون سیلون کے ایک احمدی انگریزی اخبار ’’Message‘‘ میں شائع شدہ مضمون کا اردو ترجمہ ہے۔ اس صفحہ پر ایک خبر ’’ایک عبرت ناک موت‘‘ کے عنوان سے شائع ہوئی ہے جس میں ظفرالحق نامی بٹالہ کے ایک معاندِ احمدیت کی موت کا ذکر ہے جو قادیان میں غیراحمدیوں کے منعقدہ جلسوں (جن میں حضرت مسیح موعودؑ کی اہانت کی جاتی تھی) کی مالی اعانت کیا کرتا تھا۔ مذکورہ شخص اچانک ایک

کنویں میں گر کر اپنے انجام کو پہنچا۔ اس خبر کے آخر میں تحریر ہے کہ ’’تعجب ہے کہ مولوی ثناء اللہ نے اس کا ذکر اپنے اخبار میں نہیں کیا حالانکہ جلسہ پر اسے اپنا دایاں بازو سمجھا کرتا تھا۔‘‘

صفحہ 5 پر دیوسماجی فرقہ کے اخبار میں پوچھے گئے ایک سوال کا تفصیلی جواب ہے جس میں مسلمان علماء سے استفسار کیا گیا تھا کہ قرآنِ کریم میں ہندوستان کے پھل آم کا ذکر کیوں نہیں ہے۔

صفحہ 5و6 پر اسلام اور آنحضرت ﷺ کے خلاف لگائے گئے بعض الزامات کی جانب حکومتِ وقت کو توجہ دلائی گئی ہے۔ یہ الزامات پنجاب ٹیکسٹ بک کمیٹی کی ایک کتاب ’’ریڈر نمبر 4‘‘ میں شائع کیے گئے تھے۔

مذکورہ اخبار کے مفصل ملاحظہ کے لیے درج ذیل لنک ملاحظہ فرمائیں۔

https://www.alislam.org/alfazl/rabwah/A19220831.pdf

رپورٹ- منور علی شاہد۔ منتظم رپورٹنگ

# مجلس انصار اللہ جرمنی کا 41 واں سالانہ اجتماع

جماعت احمدیہ عالمگیر کے اندر منعقد ہونے والے سالانہ جلسے اور ذیلی تنظیموں کے اجتماعات احمدی احباب کے لئے عافیت کا حصار بن چکے ہیں۔ بانی سلسلہ جماعت احمدیہ اور بانی تنظیم مجلس انصار اللہ نے ان جلسوں اور اجتماعات میں شریک ہونے والوں کے لئے بے شمار فضلوں کے وارث ہونے کی جو دعائیں مانگی تھیں، وہ نہ صرف پوری شان و شوکت سے پوری ہو رہی ہیں بلکہ ہر شریک ہونے والا خلافت کے ساتھ مزید پختگی کے عہد کے ساتھ واپس گھر لوٹتا ہے۔ ان جلسوں اور اجتماعات میں شریک ہونے کے فوائد و ثمرات پر اگر قلم اٹھایا جائے تو شاید کبھی مضمون مکمل نہ ہو پائے لیکن اختصار کے ساتھ اگر کہا جائے تو یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ چاروں اطراف سے احمدیوں کی ان اجتماعات میں شرکت سے اخوت کو فروغ ملتا ہے اور بھائی چارہ پروان چڑھتا ہے۔ اجتماعی ذکر الٰہی اور دعاوں کے مواقع میسر آتے ہیں جو قلبی سکون و راحت کا موجب بنتے ہیں۔ دوستوں، عزیز و اقارب سے ملاقات ہوتی ہے، خیر و عافیت کا پتہ چلتا ہے، چہروں پر مسکراہٹ پھیلتی ہے اور ہر سو محبت کے خوشبو دار پھول کھلتے ہیں۔

مجلس انصار اللہ جرمنی کا 41 واں سالانہ اجتماع بھی اپنی انہی دینی و تنظیمی اور جماعتی روایات کے روح پرور ماحول میں تین دن جاری رہنے کے بعد سترہ جولائی کو اجتماعی دعا کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ یہ سالانہ اجتماع 15-17 جولائی (جمعہ، ہفتہ، اتوار) 2022ء کو من ہائم (Mannheim) کی مائی مارکٹ میں منعقد ہوا جس میں جرمنی کے طول و عرض سے انصار اور دیگر احباب نے شرکت کی۔ اس سال اجتماع کا عنوان سچائی اور ایمانداری تھا۔ لجنہ اماء اللہ جرمنی کا سالانہ اجتماع بھی اسی مقام پر منعقد ہوا، ہزاروں کی تعداد میں مرد و خواتین اور بچوں کی شرکت سے جلسہ سالانہ کا سا سماں دیکھنے کو ملا۔ اس تین روزہ اجتماع کی انتہائی اختصار کے ساتھ روئیداد، رپورٹ کی شکل میں سپرد قلم ہے۔

اجتماع کی تاریخوں کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے منظوری لینے کے بعد حسب سابق تنظیمی نظام، سرکلر اور ڈیجیٹل ذرائع سے تشہیر کی گئی تا کہ ہر ناصر تک اطلاع پہنچ سکے۔ مبارک احمد شاہد صاحب صدر مجلس انصار اللہ جرمنی نے گزشتہ سال کی طرح اس سال کے لئے بھی ظفر احمد ناگی صاحب نائب صدر انصار اللہ کو اجتماع کا منتظم اعلیٰ مقرر کیا، جنہوں نے حسب روایت اجتماع کی بھرپور تیاری کی غرض سے ایک اجتماع کمیٹی تشکیل دی اور صدر صاحب مجلس انصار اللہ جرمنی سے اس کی منظوری لی، یہ اجتماع کمیٹی 15 بورڈ ممبرز اور 99 منتظمین پر مشتمل تھی۔ جس کی صدر صاحب مجلس کی زیر صدارت بالمشافہ اور آن لائن متعدد میٹنگز منعقد ہوئیں۔ اسی طرح لجنہ کی تیاری اجتماع کے سلسلہ میں ان کے ساتھ بھی گاہے بگاہے مشاورت ہوتی رہی۔ اس سال تین نئے پروگرام شامل کئے گئے تھے جن کو اللہ کے فضل سے احباب میں بہت پذیرائی ملی۔ ان میں انصار بیٹھک کے نام سے ایک خصوصی پروگرام شامل تھا جس میں انصار سے متعلق متعدد اہم موضوعات پر پروگرام منعقد ہوئے جس میں نومبائعین، ملٹی نیشن انصار، اسائلم سیکرز، ڈاکٹروں کا صحت اور خوراک سے متعلق معلوماتی گفتگو، 60 سال سے زائد عمر کے انصار کا پروگرام شامل تھے۔ دیگر دو پروگراموں میں نیشنل عاملہ اور ناظمین اعلیٰ علاقہ کے مابین کرکٹ میچ اور نمائش کا انعقاد قابل ذکر ہے۔

پیارے آقا سیدنا امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی شفقت اور منظوری سے مکرم راجہ برہان احمد صاحب مربی سلسلہ و استاد جامعہ یو کے اور مکرم عبد الخالق صاحب اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری برائے انصار سیکشن نے سالانہ اجتماع میں شرکت کی اور اراکین اجتماع کمیٹی و حاضرین اجتماع کو اپنی قیمتی نصائح سے نوازا۔

## تیاری اجتماع (وقار عمل)

وقار عمل جماعت احمدیہ کا طرہ امتیاز ہے، اپنے ہاتھوں کے ساتھ کام کر کے اپنے جلسوں، اجتماعات کی تیاری کرنا جماعتی و تنظیمی شاندار روایت ہے۔ مجلس انصار اللہ جرمنی کے سالانہ اجتماع کی تیاریوں کی ابتداء بھی وقار عمل سے ہوئی وقار عمل کی افتتاحی تقریب 12 جولائی صبح سوا نو بجے مقام اجتماع پر زیر صدارت صدر صاحب مجلس انصار اللہ جرمنی منعقد ہوئی، اس موقع پر منتظم اعلیٰ، سیکرٹری اجتماع سمیت اراکین کمیٹی بھی موجود تھے۔ پہلی بار تقریباً 30 انصار سے زائد انصار بھائی وقف عارضی کر کے مستقل اجتماع گاہ میں قیام پذیر رہے جبکہ تقریباً 15 افراد ایسے تھے جو قریب رہنے کی وجہ سے شام کو واپس چلے جاتے تھے لیکن روزانہ آتے رہے ہیں۔ تیاری کا اکثر کام 14 جولائی 2022 بروز جمعرات معائنہ سے قبل مکمل کر لیا گیا۔ امسال پہلی دفعہ تیاری میں شامل ہونے والے کل احباب کی تعداد نے ایک دن میں 250 افراد سے تجاوز کیا۔ امسال چھوٹے بڑے کل 36 خیمہ جات کی تنصیب کی گئی جو کہ انصار بھائیوں نے خود لگائے۔ قابل ذکر بات ہے کہ کرین کا کام بھی انصار نے خود اجتماعی طور پر کیا۔ مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کا بھی افرادی تعاون حاصل رہا، ایک ٹیم انصار، خدام نے لجنہ کے مقام اجتماع پر تین دن وقار عمل کیا جس کے نتیجہ سے درج ذیل شعبہ جات بروقت تیار ہوئے۔ شعبہ An meldung، سکیننگ، معلومات، طبی امداد، ضیافت، لنگر، بازار، ریفریشمنٹ، انصار بیٹھک، وصایا، رشتہ ناطہ، ہیومینٹی فرسٹ، النصرت، سیکورٹی، امانات، انصار کیفے، ٹی سٹال، خدمت خلق، بک سٹال، بجلی سپلائی، سٹور، ٹرانسپورٹ، نمائش، علمی مقابلہ جات، ورزشی مقابلہ جات، ایم ٹی اے، ساؤنڈ سسٹم، سیکرٹری اجتماع و دیگر شامل تھے۔

## معائنہ کی افتتاحی تقریب و معائنہ اجتماع

جمعرات کی شام ساڑھے سات بجے reserve کیمپ میں معائنہ سالانہ اجتماع کی افتتاحی تقریب منعقد ہوئی جس کی صدارت صدر صاحب مجلس انصار اللہ جرمنی نے کی۔ تلاوت اور اردو، جرمن ترجمہ کے بعد انگلستان سے تشریف لائے ہوئے راجہ برہان احمد صاحب مربی سلسلہ و استاد جامعہ یو کے نے اپنی تقریر میں معائنہ سے متعلق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے جلسوں اور اجتماعات کے معائنوں کے مواقع پر فرمائے گئے ارشادات پر مبنی ہدایات اور واقعات کو کارکنوں کے سامنے رکھا اور ان سب پر عمل کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ صدر صاحب مجلس انصار اللہ جرمنی نے معائنہ اور میزبانی سے متعلق عمومی ہدایات دینے کے بعد آپ ہی نے بورڈ اراکین اور نائب منتظمین اعلیٰ اجتماع میں بیجز تقسیم کئے۔ بعد ازاں مکرم ظفر احمد ناگی صاحب منتظم اعلیٰ اجتماع کے معائنہ اجتماع سے متعلق اعلانات کے بعد اجتماع معائنہ شروع ہوا۔ منتظم معائنہ مکرم ڈاکٹر طیب شہزاد صاحب کے مطابق یہ معائنہ کھانے اور نماز مغرب عشاء تک جاری رہا جو دو گھنٹے سے کچھ زائد تک جاری رہا۔

## پہلا دن اجتماع، نماز جمعہ کی ادائیگی اور تقریب پرچم کشائی

اجتماع کے پہلے دن 15 جولائی کا آغاز نماز تہجد، فجر اور درس سے ہوا جو عدیل احمد شاد صاحب مربی سلسلہ من ہائم نے پڑھائیں اور اجتماعات کی اہمیت پر درس دیا۔ پروگرام کے مطابق نماز جمعہ تک جرمنی کے طول وعرض سے انصار بھائیوں اور دیگر مہمانوں کی آمد اور ان کی رجسٹریشن کا سلسلہ دوپہر کے کھانے اور تیاری نماز جمعہ تک جاری رہا۔

دوپہر ڈیڑھ بجے کے قریب مین پنڈال میں حاضرین اجتماع نے صداقت احمد صاحب مشنری انچارج جرمنی کی امامت میں نماز جمعہ ادا کی۔ آپ کے خطبہ جمعہ کا عنوان نظام وصیت اور اس میں شمولیت کی اہمیت تھا، اردو زبان میں خطبہ دیا گیا لیکن جرمن زبان کے ترجمہ کا بھی انتظام تھا۔ اس کے بعد اسی مقام پر اجتماعی طور براہ راست نشر ہونے والا خطبہ جمعہ بذریعہ LED-Screen فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سنا گیا۔ 45 منٹ کے وقفہ کے بعد پرچم کشائی کی باقاعدہ تقریب پنڈال سے باہر منعقد ہوئی، محترم صدر صاحب انصار اللہ جرمنی نے لوائے انصار اللہ جبکہ محترم امیر صاحب نے جرمنی کا قومی جھنڈا لہرایا، بعد ازاں نیشنل امیر صاحب نے ہی دعا کرائی۔

## اجتماع کی افتتاحی تقریب

سالانہ اجتماع کی افتتاحی تقریب چار بجے شام کے قریب زیر صدارت مبارک احمد شاہد صاحب صدر مجلس انصار اللہ جرمنی شروع ہوئی۔۔ افتتاحی تقریب میں تلاوت قرآن پاک کرنے کی سعادت حافظ ذاکر مسلم صاحب کو ملی، جبکہ اردو ترجمہ فلاح الدین خان صاحب اور جرمن زبان میں ترجمہ عاطف شہزاد ورک صاحب نے پیش کیا۔ اس کے بعد صدر محترم نے اردو اور جرمن زبانوں میں عہد دہرایا۔ راجہ محمود احمد صاحب نے خوش الحانی سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا منظوم کلام پڑھا۔

صدر صاحب مجلس انصار اللہ نے اپنی افتتاحی تقریر تنظیم مجلس انصار اللہ کے قیام کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی اور اختتام پر پیارے آقا کی طرف سے اجتماع کے حوالے سے بھجوایا گیا پیغام بھی پڑھ کر سنایا۔ اس کا جرمن ترجمہ نیشنل امیر صاحب جرمنی نے پڑھا۔ صدر صاحب مجلس انصار اللہ کی دعا کے ساتھ ہی اجتماع کے پہلے دن کی افتتاحی تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔ اس کے بعد پروگرام کے مطابق علمی و ورزشی مقابلے شروع ہوگئے جو نماز مغرب، عشاء اور کھانے کے وقفہ اور پہلے دن کے اختتام تک جاری رہے۔

## دوسرے دن کی کارروائی

دوسرے دن بروز ہفتہ نماز تہجد اور فجر کی نمازوں کی آدائیگی کے بعد عدیل شاد صاحب مربی سلسلہ من ہائم نے سچائی اور ایمانداری کے موضوع پر درس دیا جو کہ اجتماع کا اس سال کا موضوع بھی تھا۔ بعد میں احباب نے قرآن پاک کی تلاوت کی۔ آج اجتماع کے دوسرے دن علمی اور ورزشی مقابلوں کے علاوہ تلقین عمل، محفل سوال جواب اور تعلیم و تربیت کے اہم پروگرام تھے جس میں جید علمائے کرام سلسلہ نے علمی و تربیتی موضوعات پر ایمان افروز تقاریر کیں۔

## تلقین عمل کا پروگرام

12 بجے کے قریب شروع ہونے والے اس پروگرام کی صدارت راجہ برہان احمد صاحب مربی سلسلہ و استاد جامعہ یوکے نے کی۔ اس پروگرام میں دو تقاریر تھیں۔ تلاوت مع اردو، جرمن ترجمہ اور نظم کے بعد پہلی تقریر مکرم صداقت احمد صاحب مشنری انچارج جرمنی کی تھی، آپ نے اپنی تقریر میں سچائی، ایمانداری کو اپنانے کی ضرورت پر زور دیا اور جھوٹ کو چھوڑنے اور روزمرہ کی زندگی میں اس سے اجتناب کرنے کی تلقین کی اس حوالے سے حضور اکرم ﷺ، خلفائے راشدین اور خلفاء احمدیت کے واقعات حاضرین کے سامنے رکھے۔ دوسری تقریر عبدالخالق صاحب اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری برائے انصار سیکشن یوکے کی تھی۔ آپ نے خلیفہ وقت کی قبولیت دعا کے ایمان افروز واقعات سنانے کے ساتھ ساتھ، خلیفہ وقت کی کامل اطاعت پر جامع انداز میں خطاب کیا اور سب کو اس پر دل و جان سے عمل کرنے کی تلقین کی۔

## پروگرام تعلیم و تربیت

کھانے اور نمازوں کے وقفہ کے بعد آج کے دن کا دوسرا تربیتی اجلاس زیر صدارت مکرم صداقت احمد صاحب مشنری انچارج جرمنی شروع ہوا۔ یہ سیشن ایک تقریر اور سوال و جواب کے پروگرام پر مشتمل تھا۔ تلاوت اور اردو جرمن ترجمہ کے بعد خوش الحانی سے نظم پڑھی گئی۔ اجلاس کی واحد تقریر مکرم نیشنل امیر صاحب جرمنی کی تھی، آپ نے شاملین اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے سچائی اور اس کی اہمیت کو مدلل انداز میں بیان کیا اور اس کو کسی بھی صورت ہاتھ سے نہ چھوڑنے کی تلقین کی اور کہا کہ ہم سب کو سچائی اپنانے اور صدیق بننے کی طرف توجہ کرنی چاہئے، نیز دوران تقریر تبلیغ کرنے اور کچھ رفاہی منصوبوں سے سننے والوں کو آگاہ کیا۔ آپ کی تقریر کے اردو زبان میں ترجمانی کے فرائض مکرم راشد محمود صاحب نے ادا کئے۔ تقریر کے بعد سوال و جواب کا سیشن شروع ہوا۔ احباب کے سوالات کے جوابات دینے کے لئے ایک تین رکنی پینل تشکیل دیا گیا تھا جس میں جرمنی کے تین سینئرز مربیان کرام عبد الباسط طارق صاحب، مبارک احمد تنویر صاحب اور حسن طاہر سید بخاری صاحب شامل تھے۔ جنہوں نے احباب کے مختلف سوالات کے جوابات دیئے۔ اس کے بعد حسب پروگرام علمی ورزشی و دیگر مقابلے دوسرے دن کے اختتام تک جاری رہے۔

## آخری دن کی کارروائی

اجتماع کے آخری دن بروز اتوار نماز تہجد اور فجر پڑھانے کے بعد نویل احمد شاد صاحب مربی سلسلہ ہائیڈل برگ نے اطاعت خلافت کے

موضوع پر درس دیا، اس کے بعد احباب نے تلاوت قرآن پاک کی۔ سیر کرنے اور ناشتہ کے بعد سب سے پہلے علمی و رزشی مقابلوں کے سیمی اور فائنل مقابلے منعقد ہوئے، اس کے علاوہ سٹیج سے اردو، جرمن تقریر کے صف اول، دوم کے فائنل مقابلے منعقد ہوئے بعد ازاں دوپہر کے کھانے کا وقفہ ہوا۔

## سالانہ اجتماع کی اختتامی تقریب

بروز اتوار دوپہر 1:30 پر اختتامی تقریب زیر صدارت نیشنل امیر صاحب جرمنی شروع ہوئی۔ حسب روایت تلاوت مع اردو جرمن ترجمہ کے بعد مبارک احمد شاہد صاحب صدر مجلس انصار اللہ جرمنی نے اردو، جرمن زبانوں میں عہد دہرایا، اس کے بعد نظم پڑھی گئی۔ مکرم ظفر احمد ناگی صاحب منتظم اعلیٰ نے اپنی رپورٹ پیش کی۔

سالانہ اجتماع کے پروگرام کا آخری حصہ تقسیم انعامات کا تھا، نیشنل امیر صاحب جرمنی نے علمی، ورزشی مقابلوں میں نمایاں پوزیشنیں لینے والوں کے علاوہ سالانہ مقالہ نویسی، مضمون نویسی میں نمایاں پوزیشنیں لینے والوں میں انعامات تقسیم کئے، اسی طرح گزشتہ سال علم انعامی حاصل کرنے والی مجلس فرید برگ کو علم انعامی دیا۔ تقسیم انعامات کے بعد راجہ برہان احمد صاحب مربی سلسلہ و استاد جامعہ یوکے نے اپنی اجتماع کی اختتامی تقریب میں اپنے خطاب میں انبیاء کے سپرد چار کاموں کا ذکر کیا اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بیرون ممالک کے دوران رونما ہونے والے ایمان افروز واقعات کا ذکر کیا جن سے احباب کی خلافت اور خلیفہ وقت کے ساتھ بڑھتی محبت و وفا کا پتہ چلتا تھا جو دور دراز کے علاقوں میں رہتے تھے۔ ایک محترم عربی ناصر نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عربی قصیدہ پڑھا اور اس کے بعد صدر مجلس انصار اللہ کے اظہار تشکر اور اعلانات کے بعد مکرم نیشنل امیر صاحب کی اختتامی اجتماعی دعا کے ساتھ ہی 41 واں سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ جرمنی بخیر و خوبی اختتام کو پہنچا الحمد للہ ذالک۔

چار بجے کے قریب نماز ظہر و عصر کے بعد شاملین اجتماع گھروں کو واپس روانہ ہوگئے۔ مکرم صدر صاحب مجلس کے اعلان اور پروگرام کے مطابق ساتھ ہی وائینڈاپ شروع کر دیا گیا جو 24 گھنٹے میں (سوموار کی شام تک) مکمل ہوگیا تھا۔ انصاروں نے انتہائی محنت کے ساتھ وائینڈاپ کو مکمل کیا، نوے فیصد کام اتوار کی رات گئے تک مکمل کرلیا تھا۔ اگلے دن باقی ماندہ وائینڈاپ مکمل کر کے مقامی انتظامیہ کو مقام اجتماع بروقت واپس کرنے میں کامیاب ہوئے۔ الحمد للہ۔ اس میں مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کا افرادی تعاون بھی شامل تھا۔

محمد فاروق

یادِ رفتگان

# بگاں بی زوجہ بدر دین

میری امی جان بگاں بی زوجہ بدر دین 1927ء کو پیدا ہوئیں۔اور 12مئی 2022ء کو بعمر 95 سال اپنے خالق حقیقی سے جاملیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔

میری امی جان بے شمار خوبیوں کی مالک تھیں۔اپنی ساری اولاد اور ان کے بچوں سے بے حد محبت کرتی تھیں۔ جب بھی کام کے سلسلے میں گھر سے باہر یا دوسرے شہروں میں جانا ہوتا تھا تو ہر وقت یہی فکر رہتی کہ امی جان انتظار کر رہی ہونگی اور یہی کشش مجھے کھینچے رکھتی تھی۔ آج جب وہ ہم سے جدا ہو کر اپنے خالق و مالک کے پاس چلی گئی ہیں تو گھر جیسے ویران سا ہو گیا ہے۔ آخری عمر میں بیماری کے باوجود ہر وقت اپنی نظروں کے سامنے رکھتیں اور بس دعائیں دیتی رہتیں۔ میں اور میرے تمام بہن بھائی جس جس حالت میں ہیں اور جو مقام اور خوشحالی عطا ہے وہ سب ہماری والدہ کی بدولت ہے۔ 1984ء میں والد محترم کی وفات کے بعد تنِ تنہا ہم بچوں کو سنبھالا پڑھایا لکھایا اور اس قابل بنایا کہ معاشرے کے اچھے فرد بن سکیں۔ آپ کی تربیت کا سب سے اہم پہلو اپنی ساری اولاد کو جماعت اور خلافت سے وابستہ رکھنا ہے۔ اپنی زندگی میں بے شمار مخالفتوں، تنگیوں، تکلیفوں، اور مشکلات کو دیکھا، انتہائی غربت میں گزارا کیا، رشتہ داروں و اہل علاقہ کی مخالفتوں کا سامنا کیا لیکن اس کے باوجود کبھی ایک لمحے کے لئے ہمیں خلافت اور احمدیت سے دور نہ ہونے دیا۔ میں یہاں امی جان کی چند خوبیوں کا ذکر کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے مجھے بہت متاثر کیا۔

## پابندی نماز

جب سے میں نے شعور کی آنکھ کھولی ہے امی جان کو نماز کا پابند پایا۔ ہمیشہ اول وقت میں نماز ادا کرتیں۔اور ساری اولاد کو بار بار تلقین کرتیں اور نماز کی ادائیگی کا پوچھتیں۔آپ کی قیام نماز کے لئے اس قدر فکر اور توجہ ہی کا اثر ہے کہ ہم سب بہن بھائی نماز کے پابند ہیں اور یہی عادت ہماری اولاد میں بھی ہے جو والدہ صاحبہ کی مسلسل نگرانی اور تلقین کی بدولت ہے۔

## عشق قرآن

امی جان دنیاوی لحاظ سے ان پڑھ تھیں، شادی کے ایک عرصے بعد ناظرہ قرآن صحت کے ساتھ پڑھنا سیکھا اور پھر ہمارے والد صاحب کو بھی خود ناظرہ قرآن پڑھایا۔ پھر کوشش کر کے ترجمہ سیکھا۔ باقاعدگی کے ساتھ تلاوت قرآن کرتی تھیں۔ جب آخری عمر میں بڑھاپے کی وجہ سے نظر اور صحت کمزور ہو گئی تو جس قدر حصہ زبانی یاد تھا اسے پڑھتی رہتیں۔ ادعیہ ماثورہ اور ذکر الٰہی اور درود شریف ہر وقت پڑھتی رہتیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام کے جس قدر اشعار زبانی یاد تھے وہ پڑھا کرتیں۔ پڑھاپے میں آ کر جب حافظہ کمزور ہو گیا تو میرے بچوں سے اکثر کہتیں کہ مجھ سے نماز، دعائیں سنو کہیں ان میں غلطی تو نہیں۔ اکثر ہم سب بہن بھائیوں اور ہماری اولاد کو تلاوت کرنے کی تلقین کرتیں رہتی اور پوچھتی رہتیں۔

## جماعت سے محبت اور دینی غیرت

جب 1974ء میں فسادات شروع ہوئے تو اس کا اثر ہمارے علاقے پر بھی ہوا۔ جب مخالفت اور بائیکاٹ نے شدت اختیار کی تو کچھ لوگ مخالفت کو برداشت نہ کر سکے اور احمدیت کا انکار کر دیا۔ ان حالات میں ایک دن والد صاحب نے معاشرے کے شدید دباؤ کی وجہ سے کچھ کمزوری دیکھائی تو بڑی جرات اور ایمانی غیرت کے جذبہ سے سرشار ہو کر کہا کہ تم نے الگ ہونا ہے تو ہو جاؤ میں اور میری اولاد مرتے دم تک احمدیت کو نہیں چھوڑیں گے اگر تم نے احمدیت سے الگ ہونے کا فیصلہ کیا تو میں تمہارے ساتھ نہیں رہوں گی۔ والدہ صاحبہ کی ایمانی غیرت اور جرات و بہادری نے والد صاحب کے دل کی وقتی کمزوری کو بھی دور کر دیا۔ یہ وقت انتہائی غربت اور بے کسی و بے بسی کا تھا حالات سے مجبور ہو کر امی جان ہم بہن بھائیوں کو لے کر 1978ء میں ربوہ آ گئیں۔ تنگی اور کسمپرسی کے ان ایام میں خاندان مسیح موعودؑ نے سہارا دیا۔ اور پھر ایک عرصے بعد واپس اپنے گاؤں ہم سب کو ساتھ لے کر واپس آ گئیں۔

## جماعتی خدمات کی سعادت

اللہ تعالیٰ نے امی جان کو بطور صدر لجنہ اماء اللہ مجلس ہیلاں ضلع کوٹلی آزاد کشمیر ایک لمبا عرصہ تک توفیق عطا فرمائی۔ جب امی جان کو خدمت کا موقع ملا اس وقت سے پہلے ہیلاں اور آرام باڑی دونوں مقامات ایک ہی جماعت شمار ہوتے تھے۔ جب یہ دونوں الگ الگ جماعتیں بنیں تو آپ ہیلاں جماعت میں مجلس لجنہ اماء اللہ کی پہلی صدر لجنہ بنیں۔

ان پڑھ ہونے کی وجہ سے فکرمند تھیں کہ میں کیسے خدمت کرسکوں گی لیکن جب مربی صاحب نے کہا کہ آپ دعا کریں اللہ تعالیٰ آپ کو خود ہی توفیق عطا فرمادے گا تو پھر تیار ہو گئیں۔ اور کہنے لگیں آپ مجھے بتادیا کریں میں ان شاء اللہ پوری کوشش کروں گی۔ اس وقت جماعتیں تو الگ الگ بن گئی تھیں پر مسجد صرف آرام باڑی میں ہی تھی اس لئے نماز کے لئے سب آرام باڑی جاتے۔ آپ تمام گھرانوں کو دورہ کرتیں اور عورتوں کو مسجد لے کر جاتیں۔ نماز جمعہ اور رمضان المبارک میں درس کے لئے باقاعدہ دورہ کر کے لجنہ و ناصرات کو اکٹھا کر کے آرام باڑی جماعت کی مسجد میں لے کر جاتیں۔ عرصہ صدارت میں خوب دورے کر کے لجنات میں بیداری پیدا کی۔ آپ کی انہی مسلسل کوششوں کا نتیجہ تھا کہ ہیلاں میں قرآن کلاس کے لئے سینٹر کا قیام عمل میں آیا، پھر لجنہ و ناصرات نے اس سینٹر میں آ کر قرآن کریم سیکھنا شروع کیا۔

## مہمان نوازی

امی جان حالات کے مطابق بھرپور مہمان نوازی کرتیں اور جہاں تک توفیق ہوتی مہمان کی خدمت کرتیں۔ جماعتی مہمانوں کا خاص طور پر اکرام کرتیں تھیں، اور ہمیشہ جماعتی مہمانوں کی خدمت کر کے خوش ہوتیں۔ ہمارا گھر ہر وقت مہمانوں کو خوش آمدید کہنے کے لئے تیار رہتا تھا۔ اور اب تمام بہن بھائیوں میں یہ خلق امی جان کی کوششوں اور توجہ سے قائم و دائم ہے۔

## مرکزی نمائندگان کا احترام و ادب

اپنے علاقے میں بارعب اور سخت گیر شخصیت کے طور پر معروف تھیں۔ تمام بڑے چھوٹے کیا احمدی کیا غیر احمدی سبھی آپ کا احترام کرتے تھے۔ ایسی شخصیت ہونے کے باوجود ایک خوبی جو سب سے بڑھ کر امی جان میں دیکھی جو آپ کی زندگی کا خاصہ تھا۔ وہ عہدیداران، مرکزی نمائندگان، مربیان و معلمین کا ادب واحترام تھا۔ ہم سب نے ہمیشہ دیکھا کہ آپ سب سے بڑھ کر عزت واحترام مرکزی نمائندگان مربیان و معلمین کو دیتیں اور ہمیشہ عاجزی وانکسار کے ساتھ پیش آتیں تھیں۔ اہم امور میں ان سے مشورہ کرتیں۔ اور ہمیشہ آہستہ اور دھیمے لہجے میں ان سے بات کرتیں۔ ہمیشہ واقفین کی فیملیوں اور ان کے بچوں کے متعلق تلقین کرتیں رہتیں کہ ان کا بھی خیال رکھا کرو اور جس قدر ممکن ہوتا اپنی طرف سے خیال رکھتیں۔ حتیٰ کہ آخری عمر میں جب نئے معلم صاحب کی فیملی آئی تو باوجود بیماری اور کمزوری کے مجھ سے کہا کہ مجھے معلم ہاؤس لے چلو میں خود معلم صاحب کے بیوی بچوں سے ملنے جاؤں گی۔ اور انتہائی تکلیف برداشت کر کے پہاڑی سے نیچے واقع معلم ہاؤس آئیں اور بڑی دیر بیٹھ کر حال احوال لیتیں رہیں۔ معلم صاحب کی اہلیہ نے کہا کہ اماں جی آپ نے کیوں اس قدر تکلیف اٹھائی میں خود آتی تو کہنے لگیں کہ یہ میرا فرض تھا آپ نئی آئی ہیں آپ مہمان ہیں۔

## جذبہ تبلیغ

امی جان ان پڑھ تھیں لیکن جماعت کی محبت میں مربیان و معلمین سے بہت سے دلائل سیکھ لئے تھے۔ نڈر، بہادر اور بارعب عورت تھیں، تنِ تنہا ارد گرد کے عورتوں کو تبلیغ کرنے نکل جاتیں۔ نظام جماعت اور سلسلہ کے لیے بہت غیرت رکھتی تھیں کوئی بات اگر ذرہ سی بھی نظام جماعت کی شان سے ہٹ کر سنتیں، کرنے والا خواہ کوئی ہو سخت ردعمل دکھاتیں اور اپنی غیرت ایمانی کا مظاہرہ کرتی تھیں۔ ایک مرتبہ مربی صاحب کے ساتھ مقامی لوگوں نے ذرہ بدتمیزی کر دی اور ان کا راستہ روکا۔ جب امی جان کو معلوم ہوا تو اکیلی ہی تنِ تنہا معاند احمدیت کے گھر پہنچ گئیں اور اسے بڑی بلند آواز سے مخاطب ہو کر کہنے لگیں کہ تمہیں جرات کیسے ہوئی کہ تم نے ہمارے مربی صاحب سے بدتمیزی کی اگر تم نے آئندہ کبھی ایسا کرنے کا سوچا بھی تو میں خود تمہارے لئے اکیلی ہی کافی ہوں گی، اور واپس آ کر مربی صاحب سے کہا آپ بے فکر ہو کر رہیں کسی کی جرات نہیں کہ آپ کو کچھ کہہ سکے۔

## شکر گزاری

1984ء میں والد صاحب وفات پاگئے۔ تب سے وفات تک ایک لمبا عرصہ بیوگی کی حالت میں گزارا مگر کبھی اپنی خودداری پر آنچ نہ آنے دی۔ سخت سے سخت غربت اور تنگی کے حالات آئے، بیمار ہوئیں، جوان بیٹے کی وفات اور عزیز و اقارب کی جدائی کے صدمات بھی برداشت کئے۔ ہر حال میں ہمیشہ زبان پر اللہ تعالیٰ کا شکر ہی رہا۔ کبھی کسی حالت میں امی جان کو ناشکری کرتے نہیں سنا۔ آخری کچھ عرصہ بغیر سہارے کے چل نہیں سکتیں تھیں، دانت گر چکے تھے اس کے باوجود کبھی بھی کسی لمحے ناشکری کے الفاظ زبان پر نہ لاتیں اور نہ ہی بلند آواز سے اپنی بیماری یا تکلیف کا اظہار کرتیں۔ وفات سے چند ہفتوں قبل عید سے ایک دو روز قبل شدید بیمار ہوگئیں۔ ہسپتال لے جایا گیا چاند رات کو گھر واپس لے آئے اگلے دن عید پر نئے کپڑے پہن کر تیار ہو کر بیٹھ گئیں کہ جب عید

بقیہ صفحہ 7 پر

DAILY ONLINE
ALFAZL
LONDON

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION
Download on the App Store
ANDROID APP ON Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں

+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

ادارہ کا مضمون نویسوں، تبصرہ و مراسلہ نگاروں کے خیالات اور آراء سے متفق ہونا ضروری نہیں

## بقیہ: تلخیص صحیح بخاری سوالاً و جواباً .....از صفحہ 8

کے لیے بدلا ہو جائے گی۔ اور جو کوئی ان میں سے کسی بات میں مبتلا ہو گیا اور اللہ نے اس کے گناہ کو چھپا لیا تو پھر اس کا معاملہ اللہ کے حوالہ ہے، اگر چاہے تو معاف کرے اور اگر چاہے تو سزا دے۔ تو پھر ہم سب نے ان باتوں پر آپؐ کی بیعت کر لی۔

**سوال:** کیا فتنہ و فساد سے کنارہ کر جانا دین کا حصہ ہے؟

**جواب:** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ وقت قریب ہے جب مسلمان کا عمدہ مال اس کی بکریاں ہوں گی۔ جن کے پیچھے وہ پہاڑوں کی چوٹیوں اور برساتی وادیوں میں اپنے دین کو بچانے کے لیے بھاگ جائے گا۔ تو یہ حدیث فتنہ وفساد والی جگہوں سے دور بھاگنے کے لئے نصِّ صریح ہے۔

**سوال:** دل کا فعل کیا ہے؟

**جواب:** کسی چیز کی معرفت حاصل کرنا دل کا فعل ہے۔ اسی بنا پہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وَلٰكِنۡ يُّؤَاخِذُكُمۡ بِمَا كَسَبَتۡ قُلُوۡبُكُمۡ لیکن (اللہ) گرفت کرے گا اس پر جو تمہارے دلوں نے کیا ہو گا۔

**سوال:** کیا رسول اللہ ﷺ سے زیادہ عبادت کی خواہش رکھنا یا کوشش کرنا جائز ہے؟

جواب: ایک دفعہ صحابہؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ! ہم لوگ تو آپؐ جیسے نہیں ہیں اور آپؐ کی اللہ تعالیٰ نے اگلی پچھلی سب لغزشیں معاف فرما دی ہیں۔ اس لیے ہمیں اپنے سے کچھ زیادہ عبادت کرنے کا حکم فرمائیے:

اس سوال پر آپؐ ناراض ہوئے حتیٰ کہ خفگی آپؐ کے چہرہ مبارک سے ظاہر ہونے لگی۔ پھر فرمایا کہ بیشک میں تم سب سے زیادہ اللہ سے ڈرتا ہوں اور تم سب سے زیادہ اس ذات کا علم رکھتا ہوں۔ پس تم مجھ سے بڑھ کر عبادت نہیں کر سکتے۔

**سوال:** ایمان کی حلاوت کسے نصیب ہوسکتی ہے؟

**جواب:** آپؐ نے فرمایا، جس شخص میں یہ تین باتیں ہوں گی وہ ایمان کی حلاوت کا مزہ پا لے گا:

ایک یہ کہ وہ شخص جسے اللہ اور اس کا رسول سب سے زیادہ عزیز ہوں۔

اور دوسرے یہ کہ جو کسی بندے سے محض اللہ ہی کے لیے محبت کرے۔

اور تیسری بات یہ کہ جسے اللہ نے کفر سے نجات دی ہو، پھر دوبارہ کفر اختیار کرنے کو وہ ایسا برا سمجھے جیسا آگ میں گر جانے کو برا جانتا ہے۔

**سوال:** کیا تھوڑا سا ایمان بھی نجات کا موجب ہوسکتا ہے؟

**جواب:** آپؐ نے فرمایا جب جنتی جنت میں اور دوزخی دوزخ میں داخل ہو جائیں گے۔ اللہ پاک فرمائے گا، جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہو، اس کو بھی دوزخ سے نکال لو۔

تب ایسے لوگ دوزخ سے نکال لیے جائیں گے اور وہ جل کر کوئلے کی طرح سیاہ ہو چکے ہوں گے۔ پھر زندگی کی نہر میں یا بارش کے پانی میں ڈالے جائیں گے۔

اس وقت وہ دانے کی طرح اگ آئیں گے جس طرح ندی کے کنارے دانے اگ آتے ہیں۔

**سوال:** کیا مؤمن ایک دوسرے سے اعمال میں فضیلت رکھتے ہیں؟

**جواب:** حضورؐ نے فرمایا کہ میں ایک وقت سو رہا تھا، میں نے خواب میں دیکھا کہ لوگ میرے سامنے پیش کیے جا رہے ہیں اور وہ کرتے پہنے ہوئے ہیں۔ کسی کا کرتہ سینے تک ہے اور کسی کا اس سے نیچے ہے۔ پھر میرے سامنے عمر بن الخطاب لائے گئے۔ ان کے بدن پر جو کرتا تھا۔ اسے وہ گھسیٹ رہے تھے۔ یعنی ان کا کرتہ زمین تک نیچا تھا صحابہؓ نے پوچھا کہ یا رسول اللہؐ! اس کی کیا تعبیر ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس سے دین مراد ہے۔

## فقہی کارنر

### طلاق کی اجازت دینے میں حکمت

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

اگر کوئی عورت اذیت اور مصیبت کا باعث ہو تو ہم کو کیونکر یہ خیال کرنا چاہئے کہ خدا ہم سے ایسی عورت کے طلاق دینے سے ناخوش ہو گا۔ میں دل کی سختی کو اس سے منسوب کرتا ہوں جو اس عورت کو اپنے پاس رہنے دے نہ اس شخص سے جو اس کو ایسی صورتوں میں اپنے گھر سے نکال دے ناموافقت سے عورت کو رکھنا ایسی سختی ہے جس میں طلاق سے زیادہ بے رحمی ہے۔ طلاق ایک مصیبت ہے جو ایک بدتر مصیبت کے عوض اختیار کی جاتی ہے۔ تمام معاہدے بدعہدی سے ٹوٹ جاتے ہیں پھر اس پر کون سی معقول دلیل ہے کہ نکاح کا معاہدہ ٹوٹ نہیں سکتا۔ اور کیا وجہ کہ نکاح کی نوعیت تمام معاہدوں سے مختلف ہے۔ عیسیٰ نے زنا کی شرط سے طلاق کی اجازت دی مگر آخر اجازت تو دیدی۔ نکاح ملاپ کے لئے ہے اس لئے نہیں کہ دائمی تردد اور نزاع کے باعث سے پریشان خاطر رہیں۔

(آریہ دھرم، روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 53-54 حاشیہ)

(داؤد احمد عابد۔ استاد جامعہ احمدیہ برطانیہ)

## ایک سبق آموز بات

### غلط سوچ

ایک عظیم شخصیت کا حامل ہونا آپ کے بارے میں اتنی ہی غلط سوچ کا تقاضا بھی کرتا ہے۔ کچھ لوگ آپ کو لازمی طور پر شدید ناپسندیدگی کی نگاہ سے دیکھیں گے اور صرف دیکھیں گے ہی نہیں سازشیں بھی کریں گے لیکن شعور، دانائی اور ادراک جیسی اعلیٰ صلاحیتوں کے عطا ہو جانے کی وجہ سے آپ کے خلاف سازشیں تو رہیں گی مگر سازشیوں کے حوصلے پست کر دیئے جاتے ہیں۔

کاشف احمد

## طلوع وغروب آفتاب

| 31/اگست 2022ء | | طلوع فجر | غروب آفتاب |
|---|---|---|---|
| مکہ مکرمہ | | 04:46 | 18:38 |
| مدینہ منورہ | 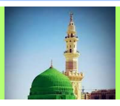 | 04:42 | 18:41 |
| قادیان | | 04:39 | 18:54 |
| ربوہ | | 04:19 | 18:33 |
| اسلام آباد ٹلفورڈ | 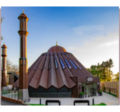 | 04:45 | 19:52 |